حُقُوقُ العِبَاد
عَلٰی
خَالِقِ العِبَاد

﴿اللہ تعالیٰ پر بندوں کے حقوق﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

حُقُوقُ الْعِبَادِ

عَلٰى

خَالِقِ الْعِبَادِ

حقوق العباد
علیٰ
خالق العباد

﴿اللہ تعالیٰ پر بندوں کے حقوق﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔

Ph. [+92–42] 111 140 140 [ext. 153], 3516 5338

Fax. [+92–42] 3516 3354

یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔

Ph. [+92–42] 3723 7695

حُقُوقُ الْعِبَاد عَلٰی خَالِقِ الْعِبَاد

﴿اللہ تعالیٰ پر بندوں کے حقوق﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی

مراجعین : پروفیسر محمد نصر اللہ معینی، ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی

زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1 : جولائی 2015ء

تعداد : 1,200

قیمت :

بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صل وسلم دائما أبدا

على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين

والفريقين من عرب ومن عجم

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

المُحتَوَيات


يحبهم ويحبونه

بَابٌ فِي مَحَبَّةِ اللهِ تَعَالٰی لِعِبَادِهٖ

﴿اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے محبت کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَo (البقرة، ۲/۱۹۵)

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو، اور نیکی اختیار کرو، بے شک اللہ نیکوکاروں سے محبت فرماتا ہےo

(۲) اِنَّ اللهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَo (البقرة، ۲/۲۲۲)

بے شک اللہ بہت توبہ کرنیوالوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہےo

(۳) قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌo (آل عمران، ۳/۳۱)

(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہےo

(٤) بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَo

(آل عمران، ۳/۷٦)

ہاں جو اپنا وعدہ پورا کرے اور تقویٰ اختیار کرے (اس پر واقعی کوئی مؤاخذہ نہیں) سو بے شک اللہ پرہیزگاروں سے محبت فرماتا ہےo

(۵) وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (آل عمران، ۳/۱۳۳-۱۳۴)

اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف تیزی سے بڑھو جس کی وسعت میں سب آسمان اور زمین آجاتے ہیں، جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے○ یہ وہ لوگ ہیں جو فراخی اور تنگی (دونوں حالتوں) میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں سے (ان کی غلطیوں پر) درگزر کرنے والے ہیں، اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے○

(۶) وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (آل عمران، ۳/۱۴۶-۱۴۸)

اور کتنے ہی انبیاء ایسے ہوئے جنہوں نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت سے اللہ والے (اولیاء) بھی شریک ہوئے، تو نہ انہوں نے ان مصیبتوں کے باعث جو انہیں اللہ کی راہ میں پہنچیں ہمت ہاری اور نہ وہ کمزور پڑے اور نہ وہ جھکے، اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے○ اور ان کا کہنا کچھ نہ تھا سوائے اس التجا کے کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کام میں ہم سے ہونے والی زیادتیوں سے درگزر فرما اور ہمیں (اپنی راہ میں) ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما○ پس اللہ نے انہیں دنیا کا بھی انعام عطا فرمایا اور آخرت کے بھی عمدہ اجر سے نوازا، اور اللہ (ان) نیکوکاروں سے پیار کرتا ہے (جو صرف اسی کو چاہتے ہیں)○

(۷) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ط اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَo (آل عمران، ۳/۱۵۹)

(اے حبیبِ والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تُندخُو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے، سو آپ ان سے درگزر فرمایا کریں اور ان کے لیے بخشش مانگا کریں اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں، بے شک اللہ توکّل والوں سے محبت کرتا ہےo

(۸) فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ط اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَo (المائدۃ، ۵/۱۳)

سو آپ انہیں معاف فرما دیجیے اور درگزر فرمائیے، بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہےo

(۹) فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ج وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا. (المائدۃ، ۵/۴۲)

سو اگر (یہ لوگ) آپ کے پاس (کوئی نزاعی معاملہ لے کر) آئیں تو آپ (کو اختیار ہے کہ) ان کے درمیان فیصلہ فرما دیں یا ان سے گریز فرما لیں، اور اگر آپ ان سے گریز (بھی) فرما لیں تو (تب بھی) یہ آپ کو ہرگز کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔

(۱۰) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ لا اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌo (المائدۃ، ۵/۵۴)

اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے وہ مومنوں پر نرم (اور) کافروں پر سخت ہوں گے اللہ کی راہ میں (خوب) جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔ یہ (تعمیری کردار) اللہ کا فضل ہے وہ جسے

چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا (ہے) خوب جاننے والا ہےo

(١١) لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْاط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَo (المائدة، ٥/٩٣)

ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اس (حرام) میں کوئی گناہ نہیں جو وہ (حکمِ حرمت اترنے سے پہلے) کھا پی چکے ہیں جب کہ وہ (بقیہ معاملات میں) بچتے رہے اور (دیگر اَحکامِ اِلٰہی پر) ایمان لائے اور اَعمالِ صالحہ پر عمل پیرا رہے، پھر (اَحکامِ حرمت کے آ جانے کے بعد بھی ان سب حرام اَشیاء سے) پرہیز کرتے رہے اور (اُن کی حرمت پر صدقِ دل سے) ایمان لائے، پھر صاحبانِ تقویٰ ہوئے اور (بالآخر) صاحبانِ اِحسان (یعنی اللہ کے خاص محبوب ومقرب و نیکوکار بندے) بن گئے، اور اللہ اِحسان والوں سے محبت فرماتا ہےo

(١٢) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَo (الأنفال، ٨/٣٣)

اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوںo

(١٣) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَo (التوبة، ٩/٤)

بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہےo

(١٤) لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْاط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَo (التوبة، ٩/١٠٨)

البتہ وہ مسجد، جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، حقدار ہے کہ آپ اس میں قیام فرما ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو (ظاہراً و باطناً) پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ

طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہےo

(۱۵) نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُo (الحجر، ۱۵/۴۹)

(اے حبیب!) آپ میرے بندوں کو بتا دیجیے کہ میں ہی بے شک بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہوںo

(۱٦) وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌo
(النور، ۲۴/۱۰)

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو تم ایسے حالات میں زیادہ پریشان ہوتے) اور بے شک اللہ بڑا ہی توبہ قبول فرمانے والا بڑی حکمت والا ہےo

(۱۷) فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْاط اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَo (الحجرات، ۴۹/۹)

پھر اگر وہ رجوع کر لے تو دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہےo

(۱۸) لَا يَنْهٰكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْط اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَo
(الممتحنة، ۶۰/۹)

اللہ تمہیں اس بات سے منع نہیں فرماتا کہ جن لوگوں نے تم سے دین (کے بارے) میں جنگ نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے (یعنی وطن سے) نکالا ہے کہ تم ان سے بھلائی کا سلوک کرو اور اُن سے عدل و انصاف کا برتاؤ کرو، بے شک اللہ عدل و انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہےo

(۱۹) وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُo (البروج، ۸۵/۱۴)

اور وہ بڑا بخشنے والا بہت محبت فرمانے والا ہےo

اَلْحَدِيْث

١/١. عَنْ مُعَاذٍ ﷺ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى حِمَارٍ، يُقَالُ لَهٗ عُفَيْرٌ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللهِ عَلٰى عِبَادِهٖ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ؟ قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ، وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت معاذ ﷺ روایت کرتے ہیں: میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے عفیر نامی دراز گوش پر سوار تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص عبادت میں کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرائے (تو اُس کی توحید پرستی کی بنا پر) اللہ تعالیٰ اُسے عذاب نہ دے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد، باب اسم الفَرَسِ والحمار، ١٠٤٩/٣، الرقم/٢٧٠١، وأيضا في كتاب اللباس، باب إرداف الرجل خلف الرجل، ٢٢٢٤/٥، الرقم/٥٦٢٢، وأيضًا في كتاب الاستئذان، باب من أجاب بَلبّيك وسعديك، ٢٣١٢/٥، الرقم/٥٩١٢، وأيضا في كتاب الرقاق، باب من جاهد نفسه في طاعة اللّٰه، ٢٣٨٤/٥، الرقم/٦١٣٥، وأيضًا في كتاب التوحيد، باب ما جاء في دُعاءِ النّبيّ ﷺ أمَّتَهٗ إلى توحيد اللّٰه تبارك وتعالى، ٢٦٨٥/٦، الرقم/٦٩٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة، ٥٨/١-٥٩، الرقم/٣٠، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، ٢٦/٥، الرقم/٢٦٤٣۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں یہ خوش خبری لوگوں تک نہ پہنچادوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ انہیں یہ خوش خبری مت دو کہ پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے (اور عمل میں کوتاہی کریں گے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٢. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ، قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ، أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ. فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: أَتُرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا: لَا، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ. فَقَالَ: لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس چند قیدی آئے۔ اُن قیدیوں میں موجود ایک عورت کی چھاتیوں میں دودھ بھرا ہوا تھا۔ جب وہ قیدیوں میں کسی (دودھ پیتے) بچے کو دیکھتی تو اسے پکڑ کر سینے سے لگا لیتی اور اُسے اپنا دودھ پلانے لگتی۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ نے ہم سے (مخاطب ہوکر) فرمایا: کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: نہیں (یا رسول اللہ!)، جبکہ وہ اسے آگ میں نہ ڈالنے پر قدرت بھی رکھتی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/٢٢٣٥، الرقم/٥٦٥٣، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ٤/٢١٠٩، الرقم/٢٧٥٤۔

٣/٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهٗ، الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهٖ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفٰى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سات لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اُس دن اپنا سایہ (رحمت) عطا کرے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا: (ا) عادل حکمران، (٢) ایسا جوان جو ہمہ وقت اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، (٣) ایسا شخص جس کا دل مساجد میں معلق رہتا ہو، (٤) ایسے دو اَفراد جو اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں اور اللہ کے لیے اکٹھے ہوں اور اسی کے لیے جدا ہوں، (٥) ایسا شخص جس کو کسی صاحبِ منصب اور صاحبِ جمال عورت نے (برائی کے ارادے سے) طلب کیا ہو تو وہ کہے: 'میں اللہ سے ڈرتا ہوں'، (٦) ایسا شخص جو خفیہ صدقہ کرے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی دائیں ہاتھ کے خرچ کرنے کا علم نہ ہو، (٧) ایسا شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو (خوف یا محبتِ اِلٰہی سے) اس کی آنکھوں سے آنسو برس پڑے ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ١/٢٣٤، الرقم/٦٢٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل إخفاء الصدقة، ٢/٧١٥، الرقم/١٠٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٩، الرقم/٩٦٦٣، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الحب في الله، ٤/٥٩٨، الرقم/٢٣٩١، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب الإمام العادل، ٨/٢٢٢، الرقم/٥٣٨٠، ومالك في الموطأ، ٢/٩٥٢، الرقم/١٧٠٩۔

٤/ ٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرِيْلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُـلَانًا، فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل ﷺ کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو جبرائیل ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبرائیل ﷺ آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین والوں (کے دلوں) میں (بھی) اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥/ ٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي، يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ، فَإِذَا

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، ٣/ ١١٧٥، الرقم/ ٣٠٣٧، وأيضًا في كتاب الأدب، باب المِقَةِ من الله تعالى، ٥/ ٢٢٤٦، الرقم/ ٥٦٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب إذا أحب الله عبدا حببه إلى عباده، ٤/ ٢٠٣٠، الرقم/ ٢٦٣٧، ومالك في الموطأ، ٢/ ٩٥٣، الرقم/ ١٧١٠۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب التواضع، ٥/ ٢٣٨٤، الرقم/ ٦١٣٧، وابن حبان في الصحيح، ٢/ ٥٨، الرقم/ ٣٤٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٢١٩، وأيضًا في كتاب الزهد الكبير، ٢/ ٢٦٩، الرقم/ ٦٩٦۔

أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وِإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي، لَأُعِيْذَنَّهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے، میں اُس سے اعلانِ جنگ کر دیتا ہوں اور میرے بندے کا فرائض کی ادائیگی کے ذریعے میرا قرب پانا دیگر اعمال (مستحبات وغیرہ) کے ذریعے قرب پانے سے مجھے زیادہ محبوب ہے، اور میرا (صالح) بندہ نفلی عبادات کے ذریعے مسلسل میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔

اسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

رُوِيَ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى أَوْحٰى إِلٰى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا ؑ: إِنِّي قَضَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ أَنْ لَّا يُحِبَّنِي عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي أَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا كُنْتُ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَلِسَانَهُ، وأُبْغِضُ إِلَيْهِ كُلَّ شَيءٍ، وَأَمْنَعُهُ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا وَلَذَّاتِهَا، وَطِيْبَ عَيْشِهَا، وَأَطَّلِعُ عَلَيْهِ فِي كُلِّ يَومٍ سَبْعِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ، وَأَزِيْدُ لَهُ كُلَّ سَاعَةٍ لَذَائِذَ حُبِّي، وَحَلَاوَةَ أُنْسِي، وَأَمْلَأُ قَلْبَهُ نُوراً مِنِّي، حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَيَّ كُلَّ سَاعَةٍ فَأَمْسَحُ بِرَأْسِهِ، وَأَضَعُ يَدِي عَلٰى أَلَمِ قَلْبِهِ، حَتّٰى لَا يَشْكُوَ

مِنْهُ، وَأَنَا أَسْمَعُ خَفَقَانَ قَلْبِهٖ مِنَ الشَّوْقِ إِلٰی لِقَائِي، وَالْخَوْفِ مِنْ قَطِيعَتِي، وَهُوَ يَقُوْلُ: حَقِيقٌ عَلَيَّ أَنْ لَّا يَسْكُنَ قَلْبِي حَتّٰی أَصِلَ إِلَيكَ يَا رَبِّي.

يَا يَحْيٰی، وَكَيفَ يَسْكُنُ قَلْبُ الْمُشْتَاقِ وَأَنَا غَايَةُ مَنِيَّتِهٖ، وَمُنْتَهٰی أَمَلِهٖ، وَهُوَ كُلُّ سَاعَةٍ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْهِ، وَأَسْمَعُ كَلَامَهٗ، وَأَعْلَمُ أَسَفَهٗ، وَأُحِبُّ صَوْتَهٗ؟ فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي، لَأَنْقُبَنَّهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْقَباً يَغْبِطُهُ الْأَوَّلُوْنَ وَالآخِرُوْنَ، ثُمَّ آمُرُ مُنَادِياً يُنَادِي مِنْ تَحْتِ عَرْشِي: هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، وَلِيُّ اللهِ وَصَفِيُّهٗ، دَعَاهُ اللهُ لِيُقِرَّ عَيْنَهٗ، ثُمَّ آمُرُ بِرَفْعِ الْحِجَابِ حَتّٰی يَنْظُرَ حَبِيبِي إِلَيَّ، وَأَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدِيْ وَوَلِيِّيْ أُبَشِّرُكَ. قَالَ: فَغُشِيَ عَلٰی يَحْيٰی فَلَمْ يُفِقْ ثَـلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: سُبْحَانَكَ، سُبْحَانَكَ، مَا أَكْثَرَ تَوَدُّدَكَ إِلٰی أَوْلِيَائِكَ وَأَصْفِيَائِكَ، لَا يَفْصِلُ عَنْكَ الْأَمَلُ، يَا خَيْرَ صَاحِبٍ وَأَنِيْسٍ، فَنِعْمَ الْمَوْلٰی أَنْتَ، وَنِعْمَ النَّصِيْرُ.(١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو وحی فرمائی: میں نے اپنے بارے میں یہ طے کر لیا ہے کہ مجھ سے جو کوئی بندہ محبت کرے گا اور میں نے اُس کے دل کو اپنی محبت سے لبریز پایا تو میں اُس کی سماعت، بصارت اور زبان ہو جاؤں گا، ہر دنیاوی شے کو اُس کے دل میں مبغوض بنا دوں گا، اُسے دنیوی خواہشوں، لذتوں اور عیش و عشرت سے باز رکھوں گا، ہر

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/١٤٩۔

دن اُس پر ستر ہزار مرتبہ نظرِ رحمت فرماؤں گا، ہر ساعت اپنی محبت کی لذتیں اور اپنے اُنس کی حلاوت بڑھاؤں گا اور اُس کے قلب کو اپنے نور سے معمور کر دوں گا حتیٰ کہ وہ ہر ساعت میرے جلووں سے بہرہ ور ہو گا، میں اُس کے سر پر دستِ قدرت اور اُس کے قلب کے روگ پر اپنا دستِ شفقت رکھوں گا تا کہ وہ اُس روگ کی شکایت نہ کرے۔ میں اپنے محبّ کے دل کی اُس کسک کو سنتا ہوں جو میرے شوق میں پیدا ہوتی ہے اور مجھ سے جدائی کا کھٹکا جو اُس کے دل میں ہوتا ہے اور وہ کہہ رہا ہوتا ہے: یا رب! میرے لیے تیرا وصال ضروری ہے کہ میرا دل تیرے وصال کے بغیر مطمئن نہیں ہوتا۔

اے یحییٰ! بھلا محبّ کا قلب کیسے قرار پا سکتا ہے؟ حالانکہ میں ہی اس کی آرزو اور اُمید کی غرض و غایت ہوں، وہ ہر لمحہ میرے قرب کا متلاشی ہے اور میں اُسے قریب کرتا رہتا ہوں، میں اُس کا کلام سنتا ہوں، اُس کی اداسی جانتا ہوں اور اُس کی آواز کو پسند کرتا ہوں۔ مجھے میری عزت و جلال کی قسم! قیامت کے دن میں اُسے ایسے مرتبہ پر فائز کروں گا کہ اُس پر اولین و آخرین رشک کریں گے، پھر ایک منادی با آواز بلند کہے گا: یہ اللہ تعالیٰ کا دوست اور اُس کا چنیدہ فلاں بن فلاں ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے مدعو کیا ہے تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی کرے۔ پھر میں حجابات اٹھا دوں گا تا کہ میرا محبّ میرا دیدار کر سکے، اور میں کہوں گا: ’السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَبْدِي وَوَلِيِّي أُبَشِّرُکَ‘ (میرے بندے اور میرے دوست! تجھے سلام اور خوش آمدید)۔ اس کے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام پر غشی طاری ہو گئی تو وہ مسلسل تین روز تک افاقہ میں نہ آئے، جب وہ ہوش میں آئے تو کہنے لگے: تو پاک ہے، تو پاک ہے، تیری اپنے اولیاء و اصفیاء کے ساتھ کیا ہی بھرپور محبت ہے کہ تجھ سے آرزو کا سلسلہ منقطع ہی نہیں ہوتا، اے بہترین ساتھی اور بہترین مونس! تو کتنا ہی بہترین مولیٰ اور مددگار ہے۔

اِسے امام رفاعی نے **حالة أهل الحقيقه مع الله** میں بیان کیا ہے۔

٦/٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي؟ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت و جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا۔ یہ دن وہ دن ہے کہ جس میں میرے سایہ رحمت و کرم کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں۔

اِسے امام مسلم، احمد، دارمی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧/٨-٧. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ ﷻ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت معاذ بن جبل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے (قیامت کے

٦: أخرجه مسلم في صحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب في فضل الحب في الله، ١٩٨٨/٤، الرقم/٢٥٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٣٧/٢، الرقم/٧٢٣، والدارمي في السنن، ٤٠٣/٢، الرقم/٢٧٥٧، وابن حبان في الصحيح، ٣٣٤/٢، الرقم/٥٧٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٣٢/١٠، الرقم/٢٠٨٥٦۔

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٣٩/٥، الرقم/٢٢١٣٣، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الحب في الله، ٥٩٧/٤، الرقم/٢٣٩٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٣١/٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١١/٤، الرقم/٤٥٧٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢٥/٥٨۔

دن) نور کے (ایسے) منبر (بچھے) ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

اِسے امام اَحمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٨) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

ایک اور روایت میں حضرت معاذ بن جبل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر مجالس قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہوگئی۔

اِسے امام اَحمد، مالک، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام منذری نے بھی فرمایا: اِس کی اِسناد صحیح ہیں۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٣، الرقم/٢٢٠٨٣، ومالك في الموطأ،كتاب الشعر، باب ما جاء في المتحابين في الله، ٢/٩٥٣، الرقم/١٧١١، وابن حبان في الصحيح وصحّحه، ٢/٣٣٥، الرقم/٥٧٥، والحاكم في المستدرك، ٤/١٨٦، الرقم/٧٣١٤، والطبراني في المعجم الكبير،٢٠/٨٠، الرقم/١٥٠، والبيهقي في السنن الكبرى،١٠/٢٣٣، وابن عبد البر في الاستذكار، ٨/٤٥١، وأيضًا في التمهيد، ٢١/١٢٥، وقال: هو إسناده صحيح، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٠، الرقم/٤٥٧٤۔

٨/٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو گے جب تک تم ایمان نہ لاؤ، اورتم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کروتو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ (اور وہ عمل یہ ہے کہ) اپنے درمیان سلام کو پھیلایا کرو (یعنی کثرت سے ایک دوسرے کوسلام کیا کرو)۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٠/٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرٰى فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتٰى عَلَيْهِ، قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَکَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ:

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون وأن محبة المؤمنين من الإيمان وأن إفشاء السلام سبب لحصولها، ٧٤/١، الرقم/٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥١٢/٢، الرقم/١٠٦٥٨، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في إفشاء السلام، ٣٥٠/٤، الرقم/٥١٩٣، والترمذي في السنن، كتاب الاستئذان والآداب، باب ما جاء في إفشاء السلام، ٥٢/٥، الرقم/٢٦٨٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب إفشاء السلام، ١٢١٧/٢، الرقم/٣٦٩٢۔

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب في فضل الحب في الله، ١٩٨٨/٤، الرقم/٢٥٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٨/٢، الرقم/٩٢٨٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦٤/٧، الرقم/٣٤٢٢٣، وعبد الله ـ

لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ ﷻ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْکَ بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّکَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لیے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتہ کو اس کے انتظار کے لیے بھیج دیا، جب اس شخص کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے، فرشتہ نے پوچھا کیا تم نے اس پر کوئی احسان کیا ہے جس کی تکمیل مقصود ہے، اس نے کہا اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ کے لیے محبت ہے، تب اس فرشتہ نے کہا میں تمہارے پاس اللہ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١١/١٠. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَعْلَمْتَهُ، قَالَ: لَا، قَالَ: أَعْلِمْهُ، قَالَ فَلَحِقَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّکَ فِي اللهِ، فَقَالَ: أَحَبَّکَ الَّذِي

.... بن المبارك في المسند، ١/٥، الرقم/٤، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٣١، الرقم/٥٧٢۔

:١١ أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٠، الرقم/١٢٤٥٣، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إليه، ٤/٣٣٣، الرقم/٥١٢٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٥٤، الرقم/١٠٠١٠، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٦٢، الرقم/٣٤٤٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٩٢، الرقم/١٧٨۔

أَحْبَبْتَنِي لَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو دوسرا شخص اس کے پاس سے گزرا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے اسے بتا دیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، فرمایا کہ اسے بتا دو۔ وہ اس سے ملا اور کہا: میں آپ سے خدا کے لیے محبت رکھتا ہوں۔ دوسرے نے کہا: آپ سے وہ (اللہ) محبت کرے جس کی خاطر آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔

اِسے امام احمد، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٢-١١/١٣. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت براء بن عازب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب حب الأنصار، ٣/١٣٧٩، الرقم/٣٥٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن حب الأنصار و علي ﷺ من الإيمان وعلاماته، ١/٨٥، الرقم/٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٩٢، الرقم/١٨٥٩٩، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٨٠٧، الرقم/١٤٥٥، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل الأنصار وقريش، ٥/٧١٢، الرقم/٣٩٠٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل الأنصار، ١/٥٧، الرقم/١٦٣، وابن منده في الإيمان، ٢/٦٠٨، الرقم/٥٣٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٨، الرقم/٣٢٣٥٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٩١، الرقم/٦٩٤٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٩٠، الرقم/١٥٠٩، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/٤٥٦، الرقم/٤٧٣۔

ہوئے سنا، یا آپ ﷺ نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار سے صرف مومن محبت کرتا ہے اور ان سے بغض صرف منافق رکھتا ہے۔ جس نے اُن سے محبت رکھی اس سے اللہ تعالیٰ نے محبت رکھی اور جس نے اُن سے بغض رکھا اُس سے اللہ تعالیٰ نے بغض رکھا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(١٣) وَفِي رِوَايَةِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي: أَحِبَّ فِي اللهِ، وَأَبْغِضْ فِي اللهِ، وَوَالِ فِي اللهِ، وَعَادِ فِي اللهِ، فَإِنَّهُ لَا تُنَالُ وِلَايَةُ اللهِ إِلَّا بِذٰلِکَ، وَلَا يَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الْإِيْمَانِ، وَإِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ، حَتّٰى يَكُوْنَ كَذٰلِکَ، وَصَارَتْ مُؤَاخَاةُ النَّاسِ فِي أَمْرِ الدُّنْيَا، وَإِنَّ ذٰلِکَ لَا يَجْزِي عَنْ أَهْلِهٖ شَيْئًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ.

مجاہد (تابعی) حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی کے لیے (کسی سے) محبت رکھو، اللہ تعالیٰ ہی کے لیے (کسی سے) بُغض رکھو، اللہ تعالیٰ ہی کے لیے (کسی سے) دوستی کرو اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے (کسی سے) دشمنی رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی دوستی اِن چیزوں کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ کوئی شخص اُس وقت تک ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ سکتا جب تک وہ ایسا نہ ہو جائے اگرچہ اُس کی نمازیں اور روزے بہت زیادہ ہوں۔ اِس صورت میں لوگوں سے بھائی چارہ دُنیاوی اُمور میں سے ہوگا اور یہ اپنے اہل کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤١٧، الرقم/١٣٥٣٧، وعبد الله بن المبارك في الزهد، ١/١٢٠، الرقم/٣٥٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣١٢۔

اِسے امام طبرانی اور عبد اللہ بن مبارک نے روایت کیا ہے۔

١٢/١٤. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنهما أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ. صَدَّقَهُ رَبُّهُ. فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، وَأَنَا أَكْبَرُ. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ. قَالَ: يَقُولُ اللهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. قَالَ اللهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي، لَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ. قَالَ اللهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، لِيَ الْمُلْكُ، وَلِيَ الْحَمْدُ. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي. وَكَانَ يَقُولُ: مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ کہے، اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ جب بندہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں ایک ہوں۔ جب بندہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں ایک ہوں، میرا کوئی شریک نہیں۔ جب بندہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تمام بادشاہی اور سب تعریفیں میرے لیے ہیں۔ جب

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول العبد إذا مرض، ٤٩٢/٥، الرقم/٣٤٣٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل لا إله إلا الله، ١٢٤٦/٢، الرقم/٣٧٩٤، وأبو يعلى في المسند، ١٤/١١، الرقم/ ٦١٥٤، والحاكم في المستدرك، ٤٦/١، الرقم/٨، وابن حبان في الصحيح، ١٣١/٣، الرقم/٨٥١.

بندہ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میری مدد کے بغیر کوئی قوت و طاقت نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: جو آدمی اپنی بیماری میں یہ کلمات کہے اور پھر فوت ہو جائے تو اسے آگ نہیں جلائے گی۔

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ أَبِي مُوْسَى الدَّيْبُلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ أَبَا يَزِيْدَ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ أَتَقَرَّبُ بِهٖ إِلٰى رَبِّي ﷻ؟ فَقَالَ: أَحْبِبْ أَوْلِيَاءَ اللهِ تَعَالٰى لِيُحِبُّوْكَ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِ أَوْلِيَائِهٖ، فَلَعَلَّهٗ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى اسْمِكَ فِي قَلْبِ وَلِيِّهٖ فَيَغْفِرُ لَكَ. (۱)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي صِفَةِ الصَّفْوَةِ.

حضرت ابو موسیٰ الدیبلی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو امام ابو یزید بسطامی سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا: مجھے ایسا عمل بتائیں جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکوں؟ اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے محبت کرو تاکہ وہ تجھ سے محبت کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے دلوں کی طرف نظر (محبت و شفقت) فرماتا ہے، ہوسکتا ہے کہ وہ تمہارا نام کسی ولی کے دل میں پائے اور تمہاری مغفرت فرما دے۔

اِسے علامہ ابن الجوزی نے صفۃ الصفوۃ میں ذکر کیا ہے۔

---

(۱) ابن الجوزي في صفة الصفوة، ٤/١١٢، وابن الملقن في حدائق الأولياء/٢٠٢۔

بَابٌ فِي أَنَّ رَحْمَتَهٗ تَعَالٰی غَالِبَةٌ عَلٰی غَضَبِهٖ

﴿اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اس کے غضب پر غالب ہونے کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(١) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo (الفاتحة، ١/١-٢)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہےo نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہےo

(٢) فَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَo

(البقرة، ٢/٦٤)

پس اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم یقیناً تباہ ہو جاتےo

(٣) وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo

(البقرة، ٢/١٤٣)

اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان (یونہی) ضائع کر دے، بے شک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت فرمانے والا مہربان ہےo

(٤) قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط قُلْ لِّلّٰهِ ط كَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ. (الأنعام،٦/١٢)

آپ (ان سے سوال) فرمائیں کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے کس کا ہے؟ (پھر یہ بھی) فرما دیں کہ اللہ ہی کا ہے، اُس نے اپنی ذات (کے ذِمّہ کرم) پر رحمت لازم فرما لی ہے۔

(٥) وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لا اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًام بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْم بَعْدِهٖ

وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo (الأنعام، ٦/٥٤)

اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ (ان سے شفقتاً) فرمائیں کہ تم پر سلام ہو تمہارے رب نے اپنی ذات (کے ذمّہ کرم) پر رحمت لازم کرلی ہے۔ سو تم میں سے جو شخص نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور (اپنی) اصلاح کرلے تو بے شک وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہےo

(٦) وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَo (الأعراف، ٧/٥٦)

اور زمین میں اس کے سنور جانے (یعنی ملک کا ماحولِ حیات درست ہو جانے) کے بعد فساد انگیزی نہ کرو اور (اس کے عذاب سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت کی) امید رکھتے ہوئے اس سے دعا کرتے رہا کرو، بے شک اللہ کی رحمت احسان شعار لوگوں (یعنی نیکوکاروں) کے قریب ہوتی ہےo

(٧) وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوْهَا ط اِنَّ اللهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo

(النحل، ١٦/١٨)

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو انہیں پورا شمار نہ کر سکو گے، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہےo

(٨) وَاِنَّ رَبَّکَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُo

(الشعراء، ٢٦/٩، ٦٨، ١٠٤، ١٢٢، ١٥٩، ١٩١)

اور بے شک آپ کا رب ہی یقیناً غالب رحمت والا ہےo

(٩) اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ج رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَکَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِo (غافر، ٤٠/٧)

جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اُس کے اِرد گرد ہیں وہ (سب) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اہلِ ایمان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں (یہ عرض کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب! تو (اپنی) رحمت اور علم سے ہر شے کا احاطہ فرمائے ہوئے ہے۔ پس اُن لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لےo

(۱۰) مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍo

(غافر، ۴۰/ ۴۰)

جس نے برائی کی تو اسے بدلہ نہیں دیا جائے گا مگر صرف اسی قدر، اور جس نے نیکی کی، خواہ مرد ہو یا عورت اور مومن بھی ہو تو وہی لوگ جنّت میں داخل ہوں گے انہیں وہاں بے حساب رِزق دیا جائے گاo

اَلْحَدِيْث

۱۵-۱۸/ ۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ، وَهُوَ يَكْتُبُ عَلٰى نَفْسِهِ، وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي.

۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ويحذّركم الله نفسه، ٦/ ٢٦٩٤، الرقم/ ٦٩٦٩، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالى وأنّها سبقت غضبه، ٤/ ٢١٠٧، الرقم/ ٢٧٥١، والتّرمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب خلق الله مائة رحمة، ٥/ ٥٤٩، الرقم/ ٣٥٤٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، ٢/ ١٤٣٥، الرقم/ ٤٢٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/ ٤١٧، الرقم/ ٧٧٥١۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اپنے پاس عرش پر رکھی ہوئی کتاب میں لکھ لیا، اُس نے اپنی ذات کے لیے لازم کر لیا ہے کہ میرے غضب پر میری رحمت غالب رہے گی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(١٦) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا تو عرش پر اپنے پاس (موجود کتاب میں) لکھ لیا: بے شک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔

اسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(١٧) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلٰى نَفْسِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب وكان عرشه على الماء وهو رب العرش العظيم، ٦/٢٧٠٠، الرقم/٦٩٨٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤١٨، الرقم/٧٧٥٧، والطبراني في مسند الشاميين، ٤/٢٧٥، الرقم/٣٢٧٠۔

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٣، الرقم/٩٥٩٥، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب خلق اللّٰه مائة رحمة، ٥/٥٤٩، الرقم/٣٥٤٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤١٧، الرقم/٧٧٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٦٠، الرقم/٣٤١٩٩۔

غَضَبِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے دست قدرت سے اپنی ذات کے لیے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

اِسے امام احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(١٨) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (یعنی اللہ تعالیٰ) تم پر رحم فرمائے گا۔

اِسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٠، الرقم/٦٤٩٤، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة الناس، ٤/٣٢٣، الرقم/١٩٢٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢١٤، الرقم/٢٥٣٥٥، والحاكم في المستدرك، ٤/١٧٥، الرقم/٧٢٧٤۔

١٩-٢٢/٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ، لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ وَاذْرُوْا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللهِ، لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ. فَأَمَرَ اللهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ، فَجَمَعَ مَا فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِکَ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ. فَغَفَرَ لَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص - جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی - نے (اپنی اَہل وعیال سے) کہا کہ جب وہ مر جائے تو اُسے جلا دیا جائے، پھر اُس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی سمندر میں بہا دی جائے۔ کیونکہ خدا کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے اُس پر قابو پا لیا تو ضرور اُسے اتنا عذاب دے گا جتنا عذاب ساری دنیا میں کسی کو نہ دیا ہوگا۔ (سو اُس کے اَہلِ خانہ نے ایسا ہی کیا۔) پس اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے اس کے سارے ذرے اکٹھے کر دیئے اور خشکی کو حکم دیا تو جو ذرے اس کے اندر تھے اس نے جمع کر دیے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس سے دریافت فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اُس نے عرض کیا: (اے اللہ!) تو اچھی طرح جانتا ہے، تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے بخش دیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى ﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللهِ﴾، ٦/٢٧٢٥، الرقم/٧٠٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ٤/٢١٠٩، الرقم/٢٧٥٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ٢/١٤٢١، الرقم/٤٢٥٥، ومالك في الموطأ، كتاب الجنائز، باب جامع الجنائز، ١/٢٤٠، الرقم/٥٧٠۔

(۲۰) **وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَکُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ، فَقِيْلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ: انْظُرْ. قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا، وَأُجَازِيْهِمْ، فَأُنْظِرُ الْمُوْسِرَ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَأَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ.**

فَقَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصٰی أَهْلَهُ: إِذَا أَنَا مُتُّ، فَاجْمَعُوْا لِي حَطَبًا كَثِيْرًا، وَأَوْقِدُوْا فِيْهِ نَارًا حَتّٰی إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي، وَخَلَصَتْ إِلٰی عَظْمِي، فَامْتُحِشَتْ، فَخُذُوْهَا، فَاطْحَنُوْهَا، ثُمَّ انْظُرُوْا يَوْمًا رَاحًا، فَاذْرُوْهُ فِي الْيَمِّ، فَفَعَلُوْا، فَجَمَعَهُ اللهُ، فَقَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِکَ. فَغَفَرَ اللهُ لَهُ. قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو: وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ذَاکَ وَكَانَ نَبَّاشًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وأَحْمَدُ.

*ایک روایت میں **حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا** کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پہلے زمانہ کے لوگوں میں کسی آدمی کے پاس ملک الموت اُس کی روح قبض کرنے آیا تو اس آدمی سے پوچھا گیا: کیا تجھے اپنی کوئی نیکی معلوم ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میرے علم میں تو کوئی نہیں۔ اس سے کہا*

۲۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ۱۲۷۲/۳، الرقم/۳۲٦٦، وأيضًا في كتاب البيوع، باب من أنظر موسرا، ۷۳۱/۲، الرقم/۱۹۷۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۹۵/۵، الرقم/۲۳٤۰۱۔

گیا، ذرا اور غور کرو۔ وہ کہنے لگا کہ میرے علم میں تو کوئی چیز نہیں سوائے اس کے کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا اور اُن کے ساتھ رعایت کرتا تھا، مالدار کو مہلت دے دیا کرتا اور غریب آدمی سے درگزر کرتا تھا۔ سو اِس نیک عمل کے سبب اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔

حضرت حذیفہ ﷺ نے یہ بھی بیان کیا کہ اُنہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی کی موت کا وقت جب قریب آیا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہوگیا تو اس نے اپنے اہل و عیال کو وصیت کی: جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا ایندھن جمع کر کے اُس میں آگ لگا دینا۔ جب آگ میرے گوشت کو جلا کر میری ہڈیوں تک پہنچ جائے اور وہ جھلس جائیں تو انہیں جمع کر کے پیس لینا اور جس روز تیز ہوا چلے اس روز وہ راکھ کسی دریا میں ڈال کر بہا دینا۔ اس کے خویش و اقارب نے ایسا ہی کیا۔ (جب اُس کی راکھ بہا دی گئی تو) اللہ تعالیٰ نے اُس کے تمام اجزا اکٹھے کیے اور (زندہ کرنے کے بعد) اُس سے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اُس نے جواب دیا: (اے میرے مالک!) تیرے ڈر سے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ حضرت عقبہ بن عمرو ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ آدمی کفن چور تھا۔

اِسے امام بخاری اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

(٢١) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ رَجُـلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصٰی أَهْلَهُ: إِذَا

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث الغار، ١٢٨٣/٣، الرقم/٣٢٩٢، والبزار في المسند، ٢٤٤/٧، الرقم/٢٨٢٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٣٠/٥، الرقم/٧١٦٠، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٥٢٢/٦، الرقم/٣٢٩٤، والعيني في عمدة القاري، ٦٢/١٦، الرقم/٩٧٤٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٥٨٣/٣۔

مُتُّ، فَاجْمَعُوْا لِي حَطَبًا كَثِيْرًا، ثُمَّ أَوْرُوْا نَارًا، حَتّٰى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي، وَخَلَصَتْ إِلٰى عَظْمِي، فَخُذُوْهَا، فَاطْحَنُوْهَا، فَذَرُّوْنِي فِي الْيَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ، فَجَمَعَهُ اللهُ، فَقَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتَکَ. فَغَفَرَ لَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبَزَّارُ.

ایک اور روایت میں حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی کی جب موت کا وقت آیا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہوگیا تو اُس نے اپنے اہل وعیال کو وصیت کی: جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا ایندھن اکٹھا کر کے آگ جلانا (اور مجھے جلا دینا)، جب آگ میرے گوشت کو جلا کر ہڈیوں تک پہنچ جائے تو میرے جسم کو لے کر پیس ڈالنا اور کسی گرم ترین دن میں یا جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو دریا میں ڈال دینا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے اجزا کو جمع کیا اور فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اُس نے جواب دیا: محض تجھ سے ڈرتے ہوئے، پس اللہ تعالیٰ نے اُس کی مغفرت فرما دی۔

اِسے امام بخاری اور بزار نے روایت کیا ہے۔

(٢٢) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللهُ مَالًا، فَقَالَ لِبَنِيْهِ لَمَّا حُضِرَ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث الغار، ١٢٨٢/٣، الرقم/٣٢٩١، وأيضًا في كتاب الرِّقاق، باب الخوف من الله، ٢٣٧٨/٥، الرقم/٦١١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦٩/٣، ٧٧، الرقم/١١٦٨٢، ١١٧٥٣، وأبو يعلى في المسند، ٣١٤/٢، الرقم/١٠٤٧، وابن حبان في الصحيح، ٤١٧/٢، الرقم/٦٤٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٤٢٣/١٩، الرقم/١٠٢٦۔

لَكُمْ؟ قَالُوْا: خَيْرَ أَبٍ. قَالَ: فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَإِذَا مُتُّ، فَأَحْرِقُوْنِي، ثُمَّ اسْحَقُوْنِي، ثُمَّ ذَرُّوْنِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ. فَفَعَلُوْا. فَجَمَعَهُ اللهُ ﷻ، فَقَالَ: مَا حَمَلَکَ؟ قَالَ: مَخَافَتُکَ. فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهٖ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے وافر مال عطا فرمایا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو وہ اپنے بیٹوں سے کہنے لگا: میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ بہت اچھے باپ ہیں۔ کہنے لگا: میں نے نیکی کا کبھی کوئی کام نہیں کیا جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے پیس ڈالنا اور جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو بھی اُڑا دینا۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُس کے منتشر ذرّات کو جمع کر کے دریافت فرمایا: تجھے اِس پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اُس نے جواب دیا: تیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیا۔

اِسے امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٣-٣/٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ: أَذْنَبَ ذَنْبًا. فَقَالَ: رَبِّ، أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَبْتُ،

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٥، الرقم/٧٠٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٥، الرقم/٩٢٤٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٧٠، الرقم/٧٦٠٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٨٨، الرقم/٢٠٥٥٣، وأيضًا في الأربعين الصغرى/٣٠، الرقم/٩۔

فَاغْفِرْ لِي، فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ، أَذْنَبْتُ أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا، وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا. قَالَ: قَالَ: رَبِّ، أَصَبْتُ أَوْ قَالَ: أَذْنَبْتُ آخَرَ، فَاغْفِرْهُ لِي. فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلَاثًا، فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی گناہ کر بیٹھا، یا شاید آپ ﷺ نے فرمایا: اُس نے گناہ کا ارتکاب کیا۔ تو اُس نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا: اے میرے رب! میں گناہ کر بیٹھا ہوں (یا شاید یہ الفاظ کہے کہ مجھ سے گناہ ہو گیا ہے۔) تو مجھے بخش دے۔ چنانچہ اُس کے رب نے فرمایا: میرا بندہ جان گیا ہے کہ اُس کا رب بھی ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور گناہوں کا مواخذہ بھی کرتا ہے، لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ گناہ سے باز رہا۔ پھر اُس سے گناہ ہو گیا یا اس نے گناہ کا ارتکاب کیا تو وہ (بارگاہِ الٰہی میں) عرض گزار ہوا: اے میرے رب! میں گناہ کر بیٹھا ہوں یا کہا مجھ سے گناہ ہو گیا ہے، تو مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب بھی ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کا مواخذہ بھی کرتا ہے، لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا وہ گناہ سے باز رہا۔ پھر اس نے گناہ کیا، یا شاید یہ کہا کہ اس سے گناہ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ پھر عرض گزار ہوا: اے میرے رب! مجھ سے گناہ ہو گیا ہے یا کہا کہ میں ایک اور گناہ کر بیٹھا ہوں، تو مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ معاف کرتا ہے اور گناہوں کے سبب گرفت بھی کرتا ہے، لہٰذا میں نے اپنے بندے کو تیسری دفعہ بھی بخش دیا، پس وہ جو چاہے کرے۔

اِسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْعَيْنِيُّ: مَعْنَاهُ مَا دُمْتَ تُذْنِبُ فَتَتُوْبُ غَفَرْتُ لَکَ. (١)

علامہ بدر الدین العینی فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ کی شرح میں لکھتے ہیں: اِس کا مفہوم یہ ہے کہ جب تک تجھ سے گناہ سرزد ہوتا رہے اور تو (صدقِ دل سے) توبہ کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا۔

(٢٤) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا، فَقَالَ الرَّبُّ ﷻ: أَخْرِجُوْهُمَا، فَلَمَّا أُخْرِجَا، قَالَ لَهُمَا: لِأَيِّ شَيءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذٰلِکَ لِتَرْحَمَنَا. قَالَ: إِنَّ رَحْمَتِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ، فَيَنْطَلِقَانِ، فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ، فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْآخَرُ، فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ، فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ ﷻ: مَا مَنَعَکَ أَنْ تُلْقِيَ نَفْسَکَ كَمَا أَلْقٰى صَاحِبُکَ؟ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ لَا تُعِيْدَنِي فِيْهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي. فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ: لَکَ رَجَاؤُکَ. فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

---

(١) العيني في عمدة القاري، ٢٥/١٦٣۔

٢٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة جهنم، باب منه، ٤/٧١٤، الرقم/٢٥٩٩، وابن المبارك في المسند، ١/٦٨، الرقم/١١١۔

نے فرمایا: جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو آدمی زور زور سے چلانے لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اِن دونوں کو نکالو۔ اُنہیں (جہنم سے) نکالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُن سے پوچھے گا: تم لوگ اتنا کیوں چیخ رہے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اس لیے چیخ و پکار کر رہے تھے تا کہ تو ہم پر رحم فرما دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری تم لوگوں پر رحمت یہی ہے کہ تم جاؤ اور دوبارہ خود کو دوزخ میں اُسی جگہ ڈال دو جہاں پہلے تھے۔ وہ دونوں چل پڑیں گے اور (ان میں سے) ایک اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو سرد اور سلامتی والی بنا دے گا۔ دوسرا شخص کھڑا ہو جائے گا اور خود کو جہنم میں نہیں ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: تجھے کس چیز نے روکا کہ تو بھی اپنے آپ کو اسی طرح دوزخ میں ڈال دیتا جس طرح تیرے ساتھی نے خود کو ڈال دیا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! مجھے (تیری رحمت سے) اُمید ہے کہ تو ایک مرتبہ دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: تیرے ساتھ تیری اُمید کے مطابق سلوک ہوگا۔ آخر کار دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

اِسے امام ترمذی اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

٢٥-٤/٢٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عزوجل قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِکَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ، فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا، فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ، وَمَنْ

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب من همّ بحسنة أو بسيّئة، ٥/٢٣٨٠، الرقم/٦١٢٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب إذا همّ العبد بحسنة كتبت وإذا همّ بسيّئة لم تكتب، ١/١١٨، الرقم/١٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣١٠، الرقم/٢٨٢٨، وابن منده في الإيمان، ١/٤٩٤، الرقم/٣٨٠۔

هَمَّ بِسَيِّئَةٍ، فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا، فَعَمِلَهَا، كَتَبَهَا اللهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب ﷯ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں لکھ دیں اور اُنہیں واضح فرما دیا ہے۔ پس جس نے نیک کام کا ارادہ کیا اور اُسے کر نہ سکا تب بھی اللہ تعالیٰ اُس کے لیے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر اُس نے نیک عمل کا ارادہ کیا اور پھر اُسے کر بھی لیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے دس نیکیوں سے سات سو گنا تک اور اُس سے بھی کئی گنا زیادہ لکھ دیتا ہے۔ جس شخص نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس کا ارتکاب نہ کیا تو اللہ تعالیٰ (اُس شخص کے گناہ سے باز رہنے کی وجہ سے) اُس کے لیے ایک کامل نیکی (کا اجر) لکھ دیتا ہے اور اگر اُس گناہ کے کرنے کا ارادہ کیا اور پھر اُس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں صرف ایک برائی لکھتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٢٦) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷠: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً، فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي، فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً، فَلَمْ يَعْمَلْهَا، فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا، فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ.

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٤، الرقم/٧٠٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب إذا هم العبد بحسنة كُتبت وإذا هم بسيئة لم تكتب، ١/١١٧، الرقم/١٢٨، وابن حبان في الصحيح، ٢/١٠٥، الرقم/٣٨٢۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: جب میرا بندہ کسی بُرے کام کا ارادہ کرے تو اس کی برائی نہ لکھو جب تک کہ وہ کام کر نہ لے اور جب اسے کرلے تو اس عملِ بد کے مطابق ہی لکھو اور اگر وہ میری خاطر اس (برائی) کو ترک کر دے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو۔ اور جب کوئی نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی اُس نے وہ عملاً کی نہ ہو تب بھی اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو، اور اگر وہ اسے کر لے تو اس کے لیے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھ دو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِائَةَ رَحْمَةٍ وَأَنَّهُ ذَخَرَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ مِنْهَا لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ

﴿اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے ہیں جن میں سے ننانوے حصے اس نے قیامت کے دن کی مغفرت کے لیے محفوظ رکھے ہیں﴾

اَلْقُرْآن

(١) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo (الفاتحة، ١/١-٢)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہےo نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہےo

(٢) قُلْ لِّمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط قُلْ لِّلّٰهِ ط كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ط لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ط اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَo (الأنعام، ٦/١٢)

آپ (ان سے سوال) فرمائیں کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے کس کا ہے؟ (پھر یہ بھی) فرمادیں کہ اللہ ہی کا ہے، اُس نے اپنی ذات (کے ذِمّہ کرم) پر رحمت لازم فرما لی ہے، وہ تمہیں روزِ قیامت جس میں کوئی شک نہیں ضرور جمع فرمائے گا۔ جنہوں نے اپنی جانوں کو (دائمی) خسارے میں ڈال دیا ہے، سو وہ ایمان نہیں لائیں گےo

(٣) وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لا اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo (الأنعام، ٦/٥٤)

اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ (ان سے شفقتًا) فرمائیں کہ تم پر سلام ہو تمہارے رب نے اپنی ذات (کے ذمّہ کرم) پر رحمت لازم کرلی ہے۔ سو تم میں سے جو شخص نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور (اپنی) اصلاح کرلے تو بے شک وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہےo

(٤) وَرَبُّکَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ. (الأنعام، ٦/١٣٣)

اور آپ کا رب بے نیاز ہے، (بڑی) رحمت والا ہے۔

(٥) قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَo (الأعراف، ٧/١٥١)

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا: اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرمادے اور ہمیں اپنی رحمت (کے دامن) میں داخل فرمالے اور تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہےo

(٦) فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَo (یوسف، ١٢/٦٤)

تو اللہ ہی بہتر حفاظت فرمانے والا ہے اور وہی سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہےo

(٧) قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ ط یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَo (یوسف، ١٢/٩٢)

یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا: آج کے دن تم پر کوئی ملامت (اور گرفت) نہیں ہے، اللہ تمہیں معاف فرما دے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہےo

(٨) وَرَبُّکَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ط لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا کَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ط بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ یَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًاo (الکهف، ١٨/٥٨)

اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا صاحبِ رحمت ہے، اگر وہ ان کے کیے پر ان کا مؤاخذہ فرماتا تو ان پر یقیناً جلد عذاب بھیجتا، بلکہ ان کے لیے (تو) وقتِ وعدہ (مقرر) ہے (جب وہ وقت آئے گا تو) اس کے سوا ہرگز کوئی جائے پناہ نہیں پائیں گےo

(۹) وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ○
(الأنبياء، ۲۱/۸۳)

اور ایوب (علیہ السلام کا قصّہ یاد کریں) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف چھو رہی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر مہربان ہے○

(۱۰) اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ○ (المؤمنون، ۲۳/۱۰۹)

بے شک میرے بندوں میں سے ایک طبقہ ایسا بھی تھا جو (میرے حضور) عرض کیا کرتے تھے: اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے○

(۱۱) وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ○ (المؤمنون، ۲۳/۱۱۸)

اور آپ عرض کیجیے: اے میرے رب! تو بخش دے اور رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے○

(۱۲) وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ○ (النور، ۲٤/۱٤)

اور اگر تم پر دنیا و آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس (تہمت کے) چرچے میں تم پڑ گئے ہو اس پر تمہیں زبردست عذاب پہنچتا○

(۱۳) وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ○ (النور، ۲٤/۲۱)

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی شخص بھی کبھی (اس گناہِ تہمت کے داغ سے) پاک نہ ہوسکتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک فرما دیتا ہے، اور اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہے○

(١٤) قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُکُمْ مِّنَ اللهِ اِنْ اَرَادَ بِکُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ رَحْمَةًط وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًاo (الأحزاب، ١٧/٣٣)

فرما دیجیے: کون ایسا شخص ہے جو تمہیں اللہ سے بچا سکتا ہے اگر وہ تمہیں تکلیف دینا چاہے یا تم پر رحمت کا ارادہ فرمائے، اور وہ لوگ اپنے لیے اللہ کے سوا نہ کوئی کارساز پائیں گے اور نہ کوئی مددگارo

(١٥) مَا یَفْتَحِ اللهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِکَ لَهَاج وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ط وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُo (فاطر، ٢/٣٥)

اللہ انسانوں کے لیے (اپنے خزانۂ) رحمت سے جو کچھ کھول دے تو اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے، اور جو روک لے تو اس کے بعد کوئی اسے چھوڑنے والا نہیں، اور وہی غالب ہے بڑی حکمت والا ہےo

اَلْحَدِیْث

٢٧-١/٣١. عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم یَقُوْلُ: جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَکَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ جُزْءًا، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذٰلِکَ الْجُزْءِ یَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰی تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْیَةَ أَنْ تُصِیْبَهٗ.

٢٧: أخرجه البخاري في الصحیح، کتاب الأدب، باب جعل الله الرحمة مائة جزء، ٥/٢٢٣٦، الرقم/٥٦٥٤، ومسلم في الصحیح، کتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالی وأنها سبقت غَضَبَه، ٤/٢١٠٨، الرقم/٢٧٥٢، والدارمي في السنن، ٢/٤١٣، الرقم/٢٧٨٥، وابن حبان في الصحیح، ١٤/١٦، الرقم/٦١٤٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٩٧، الرقم/٩٩١، والبیهقي في شعب الإیمان، ٧/٤٥٧، الرقم/١٠٩٧٥۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے، جن میں سے اُس نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لیے اور ایک حصہ زمین پر اُتار دیا۔ ساری مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہ اُسی ایک حصے کی وجہ سے ہے، یہاں تک کہ گھوڑا بھی اگر اپنے بچے کے اُوپر سے اپنا پاؤں اُٹھا لیتا ہے کہ کہیں اُسے تکلیف نہ پہنچے (تو اُس کا یہ رحم کرنا بھی رحمت کے اُسی ایک حصے کے باعث ہے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٢٨) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷛، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ، وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَأَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں، اُس نے اُن میں سے ایک (حصۂ) رحمت کو جن، انس، حیوانات اور حشرات الارض کے درمیان رکھ دیا ہے

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ٤/٢١٠٨، الرقم/٢٧٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٤، الرقم/٩٦٠٧، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب خَلَقَ الله مائة رحمة، ٥/٥٤٩، الرقم/٣٥٤١، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ما يُرجى من رحمة الله يوم القيامة، ٢/١٤٣٥، الرقم/٤٢٩٣، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٥، الرقم/٦١٤٧، وابن المبارك في المسند، ١/٢٠، الرقم/٣٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٢٨، الرقم/٦٤٤٥۔

جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت اور رحم کرتے ہیں، اُسی (رحمت کی وجہ) سے وحشی جانور اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں (اپنے پاس) محفوظ رکھی ہیں، جن سے قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔

اِسے امام مسلم، احمد، ترمذی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(٢٩) وَفِي رِوَايَةِ جُنْدُبٍ ﷺ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ، ثُمَّ عَقَلَهَا، ثُمَّ صَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، أَتٰى رَاحِلَتَهٗ، فَأَطْلَقَ عِقَالَهَا، ثُمَّ رَكِبَهَا، ثُمَّ نَادٰى: اَللّٰهُمَّ، ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا، وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا أَضَلُّ أَمْ بَعِيْرُهٗ؟ أَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: لَقَدْ حَظَرْتَ، رَحْمَةُ اللهِ وَاسِعَةٌ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ رَحْمَةً وَاحِدَةً، يَتَعَاطَفُ بِهَا الْخَلَائِقُ: جِنُّهَا وَإِنْسُهَا وَبَهَائِمُهَا، وَعِنْدَهٗ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ. أَتَقُوْلُوْنَ: هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيْرُهٗ؟

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِاخْتِصَارٍ. وَرَوَاهُ

٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣١٢، الرقم/١٨٨٢١، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب من ليست له غيبة، ٤/٢٧١، الرقم/٤٨٨٥، والروياني في المسند، ٢/١٤٠، الرقم/٩٥٧، والحاكم في المستدرك، ١/١٢٤، الرقم/١٨٧، وأيضًا، ٤/٢٧٦، الرقم/٧٦٣٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٦١، الرقم/١٦٦٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢١٣.

أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجُشَمِيِّ وَلَمْ يُضَعِّفْهُ أَحَدٌ.

ایک روایت میں حضرت جندب ﷺ بیان کرتے ہیں: ایک اعرابی (مسجد نبوی کے پاس) آیا، اُس نے اپنے اونٹ کو بٹھا کر باندھ دیا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اُس نے اپنے اونٹ کے پاس آ کر اُس کی رسی کھولی، پھر اُس پر سوار ہو کر اُس نے (یوں) دعا کی: یا اللہ! تو مجھ پر اور محمد (ﷺ) پر رحم فرما اور ہماری رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کر۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر صحابہ سے) فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ صحیح راہ بھول گیا ہے یا اُس کا اونٹ؟ کیا تم نے سنا نہیں کہ اُس نے کیا کہا؟ اُنہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں (یا رسول اللہ! ہم نے سنا ہے)۔ آپ ﷺ نے (اُس اعرابی سے) فرمایا: تُو نے (اللہ تعالیٰ کی رحمت کو) محدود کر دیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو تخلیق کیا جن میں سے اُس نے ایک رحمت (زمین پر) اُتاری ہے۔ مخلوقات میں سے جن و انس اور بہائم (درندے) اُسی (ایک حصۂ رحمت) کی وجہ سے ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اُس کے پاس موجود ہیں۔ اب تم کیا کہتے ہو کہ وہ شخص زیادہ گمراہ ہے (جسے رحمتِ الٰہی کی وسعت کا علم نہیں) یا اُس کا اونٹ (جو اس کے تابع ہے)۔

اِسے امام احمد، ابو داود اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام ابوداؤد نے مختصراً بیان کیا ہے اور اسے امام احمد اور طبرانی نے بھی روایت کیا ہے۔ امام احمد کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے ابوعبد اللہ الجشمی کے تاہم اسے بھی کسی نے ضعیف قرار نہیں دیا۔

(٣٠) وَفِي رِوَايَةِ سَلْمَانَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتَرَاحَمُ بِهَا الْخَلْقُ، فَبِهَا تَعْطِفُ الْوُحُوْشُ عَلٰى أَوْلَادِهَا، وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت سلمان فارسی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (اپنی) رحمت کے سو حصے بنائے، اُن میں سے (دُنیا میں عطا ہونے والے) ایک حصۂ رحمت کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ اُسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد پر شفقت کرتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں قیامت کے دن تک کے لیے مؤخر کر رکھی ہیں۔

اسے امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(٣١) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ، رَحْمَةٌ مِنْهَا قَسَمَهَا بَيْنَ الْخَلَائِقِ، وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَإِسْنَادُهُمَا حَسَنٌ.

٣٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٣٩، الرقم/٢٣٧٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥٠، الرقم/٦١٢٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٥، الرقم/١٠٣٨۔

٣١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٧٤، الرقم/١٢٠٤٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢١٤، ٣٨٥۔

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو پیدا کیا جن میں سے ایک رحمت کو اُس نے ساری مخلوق کے درمیان تقسیم کر دیا اور ننانوے کو قیامت کے دن تک کے لیے محفوظ کر لیا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے، ان دونوں کی اسناد حسن ہے۔

٣٢-٢/٣٥. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ وَخِلَاسٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عزوجل مِائَةَ رَحْمَةٍ، قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ أَهْلِ الدُّنْيَا فَوَسِعَتْهُمْ إِلٰى آجَالِهِمْ، وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ لِأَوْلِيَائِهِ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَابِضٌ تِلْكَ الرَّحْمَةَ الَّتِي قَسَمَهَا بَيْنَ أَهْلِ الدُّنْيَا إِلٰى تِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ فَكَمَّلَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ لِأَوْلِيَائِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ الْجَمِيْعِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: هٰذِهِ أَسَانِيْدُ صَحِيْحَةٌ مَوْصُوْلَةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ.

امام محمد بن سیرین اور حضرت خِلاس دونوں ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی سو رحمتیں ہیں، جن میں سے اس نے ایک رحمت کو اہلِ دنیا کے درمیان تقسیم کر دیا ہے، وہ رحمت اُن کی اموات تک اُنہیں گھیرے رہے گی جبکہ ننانوے رحمتوں کو اس نے اپنے اولیاء کے لیے مؤخر کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ دنیا پر تقسیم کی جانے والی رحمت کو باقی ننانوے رحمتوں کے ساتھ ملا دے گا۔ پھر قیامت کے دن وہ اُن سو رحمتوں کی اپنے

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٤، الرقم/١٠٦٨١، والحاكم في المستدرك، ١/١٢٣، الرقم/١٨٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٥، والألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة، ٤/١٧٦، الرقم/١٦٣٤۔

اولیاء کے لیے تکمیل فرما دے گا۔

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے، جبکہ الفاظ حاکم کے ہیں۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس حدیث کی تمام اَسانید کے رجال صحیح ہیں۔ البانی نے بھی کہا کہ یہ تمام حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے متصل صحیح اسانید ہیں۔

(٣٣) وَفِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ِللهِ ﷻ مِائَةُ رَحْمَةٍ، وَإِنَّهُ قَسَمَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ فَوَسِعَتْهُمْ إِلٰى آجَالِهِمْ، وَذَخَرَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً لِأَوْلِيَائِهِ. وَاللهُ ﷻ قَابِضٌ تِلْکَ الرَّحْمَةَ الَّتِي قَسَمَهَا بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَى التِّسْعَةِ وَالتِّسْعِيْنَ فَيُکَمِّلُهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ لِأَوْلِيَائِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَرُوِيَ عَنْ خِلَاسٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مِثْلَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: هُوَ مُرْسَلٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک روایت میں امام حسن بصری فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سو رحمتوں کا مالک ہے، اُس نے (اُن میں سے) ایک رحمت کو تمام اہلِ زمین کے درمیان تقسیم کر دیا ہے جو اُن کی اموات تک انہیں اپنے احاطہ میں لیے رہے گی، جبکہ اس نے باقی ننانوے رحمتوں کو

٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٤، الرقم/١٠٦٨٠، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٧٦، الرقم/٧٦٢٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢١٤، ٣٨٥، والألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة، ٤/١٧٦، الرقم/١٦٣٤۔

اپنے اولیاء کے لیے ذخیرہ کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ دنیا پر تقسیم ہونے والی رحمت کو (باقی) ننانوے رحمتوں کے ساتھ ملا دے گا۔ پھر وہ قیامت کے دن اپنے اولیاء کے لیے اِن سو رحمتوں کی تکمیل فرما دے گا (اور ان رحمتوں کے باعث انہیں اعلیٰ و ارفع مقامات اورحقِ شفاعت سےنوازے گا)۔

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ امام خِلاس اور امام ابن سیرین نے بھی اس کی مثل بیان کیا ہے اور اس کے رجال بھی صحیح ہیں۔ البانی نے 'سلسلة الأحاديث الصحيحة' میں کہا ہے: یہ مرسل حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(٣٤) وَفِي رِوَايَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَرَحْمَةٌ بَيْنَ خَلْقِهٖ يَتَرَاحَمُوْنَ بِهَا، وَادَّخَرَ لِأَوْلِيَائِهٖ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَتَمَّامٌ الرَّازِيُّ.

ایک روایت میں حضرت معاویہ بن حَیدَہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کوتخلیق فرمایا، پھر ایک رحمت (اپنی ساری) مخلوق کے درمیان تقسیم کر دی جس کے باعث وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتوں کو اپنے اولیاء (کی روزِ قیامت شفاعت) کے لیےمحفوظ کر لیا ہے۔

اسے امام طبرانی اور تمّام الرازی نے روایت کیا ہے۔

٣٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٤١٧، الرقم/١٠٠٦، وتمام الرازي في الفوائد، ١/٢٤٨، الرقم/٦٠٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٨/٢٥٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٥۔

(٣٥) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيْحَةَ عُصْفُوْرٍ، رَحِمَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

ایک روایت میں حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے (کسی چیز پر) رحم کیا خواہ چڑیا کے ذبیحہ پر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس پر رحم کرے گا۔

اِسے امام طبرانی، بیہقی اور بخاری نے **الأدب المفرد** میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا ہے: اِسے امام طبرانی نے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٣٤، الرقم/٧٩١٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٨٢، الرقم/١١٠٧٠، والبخاري في الأدب المفرد/١٣٨، الرقم/١٨١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٣٣۔

بَابٌ فِي أَنَّهٗ تَعَالٰى كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لِلْعُصَاةِ وَالْمُذْنِبِيْنَ

﴿عاصیوں اور گنہگاروں کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذِمہ کرم پر رحمت کو لازم کر رکھا ہے﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَاسْتَغْفِرُوا اللهَ ط اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (البقرة، ٢/١٩٩)

اور اللہ سے (خوب) بخشش طلب کرو، بے شک اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے○

(٢) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللهِ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (البقرة، ٢/٢١٨)

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کے لیے وطن چھوڑا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں، اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے○

(٣) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (آل عمران، ٣/٣١)

(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے○

(٤) وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ قف وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللهُ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ

يَعْلَمُوْنَo (آل عمران، ٣/١٣٥)

اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے، اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اصرار بھی نہیں کرتےo

(٥) وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًاo (النساء، ٤/٦٤)

اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتےo

(٦) وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَا تَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًاo
(النساء، ٤/٨٣)

اگر تم پر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً چند ایک کے سوا تم (سب) شیطان کی پیروی کرنے لگتےo

(٧) دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ط وَكَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًاo
(النساء، ٤/٩٦)

اس کی طرف سے (ان کے لیے بہت) درجات ہیں اور بخشائش اور رحمت ہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہےo

(٨) وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللهَ يَجِدِ اللهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًاo (النساء، ٤/١١٠)

اور جو کوئی برا کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش طلب کرے وہ اللہ کو

بڑا بخشنے والا نہایت مہربان پائے گا○

(۹) وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا○ (النساء، ٤/ ١٢٩)

اور اگر تم اصلاح کر لو اور (حق تلفی و زیادتی سے) بچتے رہو تو اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے○

(۱۰) فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (المائدة، ٥/ ٣٩)

پھر جو شخص اپنے (اس) ظلم کے بعد توبہ اور اصلاح کر لے تو بے شک اللہ اس پر رحمت کے ساتھ رجوع فرمانے والا ہے۔ یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○

(۱۱) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ○ (العنكبوت، ٢٩/ ٢٣)

اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا اور اس کی ملاقات کا انکار کیا وہ لوگ میری رحمت سے مایوس ہو گئے اور ان ہی لوگوں کے لیے درد ناک عذاب ہے○

(۱۲) قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ ؕ اِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ○ (الزمر، ٣٩/ ٥٣)

آپ فرما دیجیے: اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر لی ہے، تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے، وہ یقیناً بڑا بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے○

(۱۳) وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ○ (الشورٰى، ٤٢/ ٣٠)

اور جو مصیبت بھی تم کو پہنچتی ہے تو اُس (بد اعمالی) کے سبب سے ہی (پہنچتی ہے) جو تمہارے ہاتھوں نے کمائی ہوتی ہے حالاں کہ بہت سی (کوتاہیوں) سے تو وہ درگزر بھی فرما دیتا ہے○

اَلْحَدِيْث

١/٣٦. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَلَقَّتِ الْمَـلَائِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. فَقَالُوْا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا. قَالُوْا: تَذَكَّرْ. قَالَ: كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ. قَالَ: قَالَ اللهُ ﷻ: تَجَوَّزُوْا عَنْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی اُمتوں کے ایک شخص کا واقعہ ہے کہ (مرنے کے بعد) فرشتے اُس کی روح سے ملے اور پوچھا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ فرشتوں نے کہا: (اپنی کوئی نیکی) یاد کرو، اُس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے نوکروں سے کہتا تھا کہ مفلس کو مہلت دیں اور مالدار سے درگزر کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں سے) فرمایا: تم بھی اِس سے درگزر کرو۔

اسے امام مسلم، اَحمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣٧-٢/٣٨. عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:

٣٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساقاة، باب فضل إنظار المعسر، ١١٩٤/٣، الرقم/١٥٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٦١/٢، الرقم/٨٧١٥، والنسائي في السنن، كتاب البيوع، باب حسن المعاملة والرفق في المطالبة، ٣١٨/٧، الرقم/٤٦٩٤، وأيضا في السنن الكبرى، ٦٠/٤، الرقم/٦٢٩٣، والدارمي في السنن، ٣٢٤/٢، الرقم/٢٥٤٦۔

٣٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، ١٣٢١/٣، الرقم/١٦٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٧٦/٤، الرقم/٧١٦٣، وأبو عوانة في المسند، ١٣٤/٤، الرقم/٦٢٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١١٧/٥، الرقم/٤٨٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢١٤/٨، الرقم/١٦٧٠٥، والدار قطني في السنن، ٩١/٣، الرقم/٣٩۔

يَا رَسُوْلَ اللهِ، طَهِّرْنِي. فَقَالَ: وَيْحَکَ! ارْجِعْ، فَاسْتَغْفِرِ اللهَ، وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، طَهِّرْنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَيْحَکَ، ارْجِعْ، فَاسْتَغْفِرِ اللهَ، وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، طَهِّرْنِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِکَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ: فِيْمَ أُطَهِّرُکَ؟ فَقَالَ: مِنَ الزِّنٰى، فَسَأَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَبِهِ جُنُوْنٌ؟ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ. فَقَالَ: أَشَرِبَ خَمْرًا؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَزَنَيْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهِ، فَرُجِمَ.

فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُوْلُ: لَقَدْ هَلَکَ، لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيْئَتُهُ، وَقَائِلٌ يَقُوْلُ: مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ، أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ. قَالَ: فَلَبِثُوْا بِذٰلِکَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُمْ جُلُوْسٌ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِکٍ. قَالَ: فَقَالُوْا: غَفَرَ اللهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِکٍ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ.

قَالَ: ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، طَهِّرْنِي، فَقَالَ: وَيْحَکِ! ارْجِعِي، فَاسْتَغْفِرِي اللهَ، وَتُوْبِي إِلَيْهِ. فَقَالَتْ: أَرَاکَ تُرِيْدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِکٍ. قَالَ: وَمَا ذَاکِ؟ قَالَتْ: إِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى. فَقَالَ: أَنْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقَالَ لَهَا: حَتّٰى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِکِ. قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ. قَالَ:

فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ. فَقَالَ: إِذًا لَا نَرْجُمُهَا، وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا، لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللهِ. قَالَ: فَرَجَمَهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت بریدہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: افسوس ہے تم پر! جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور توبہ کرو، وہ تھوڑی دور جا کر لوٹ آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجیے، حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر اسی طرح فرمایا، یہاں تک کہ چوتھی بار ان کے کہنے پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں کس چیز سے پاک کروں؟ انہوں نے عرض کیا: بدکاری سے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق پوچھا: کیا یہ مجنوں ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں، وہ پاگل نہیں ہے، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص نے کھڑے ہوکر ان کا منہ سونگھا مگر اُس سے شراب کی بدبو محسوس نہیں کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے بدکاری کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر آپ ﷺ نے ان کو رجم کرنے کا حکم دیا۔

بعد میں حضرت ماعز کے متعلق لوگوں کی دو رائے ہوگئیں، بعض کہتے تھے کہ حضرت ماعز ہلاک ہو گئے اور اس گناہ نے انہیں گھیر لیا اور بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ حضرت ماعز کی توبہ سے کسی کی توبہ افضل نہیں ہے کیوں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خود حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس پر اپنا ہاتھ رکھ کر عرض کیا: مجھے پتھروں سے مار ڈالیے، حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ دو، تین دن صحابہ میں یہی اختلاف رہا، پھر (ایک دن) صحابہ کرام ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے آپ ﷺ سلام کرنے کے بعد (اُن کے ساتھ) بیٹھ گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ماعز بن مالک کے لیے استغفار کرو، صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت کرے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے اگر اس کو تمام اُمت پر بھی تقسیم کر دیا جائے تو اسے کافی ہو گی۔

پھر آپ ﷺ کے پاس قبیلہ غامد سے جو اَزد کی شاخ ہے ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے

لگی: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر! جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کرو، وہ کہنے لگی میرا خیال ہے کہ آپ مجھے بھی اسی طرح واپس کر رہے ہیں جس طرح آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کر دیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ وہ بدکاری سے حاملہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم خود؟ اس نے عرض کیا: جی! آپ ﷺ نے فرمایا: تم وضع حمل تک رک جاؤ۔ حضرت بریدہ کہتے ہیں پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبرگیری اپنے ذمہ لے لی حتیٰ کہ اس کا وضع حمل ہوگیا، حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ پھر وہ (انصاری) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ غامدیہ کا وضع حمل ہو گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اس حال میں اس کو رجم نہیں کریں گے کہ اس کا بچہ چھوٹا ہو اور اسے دودھ پلانے والا کوئی نہ ہو، پھر ایک انصاری نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے دودھ پلوانا میرے ذمہ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ بعد اَزاں آپ ﷺ نے اس عورت کو رجم کر دیا۔

اسے امام مسلم، نسائی، ابوعوانہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(٣٨) وَفِي رِوَايَةِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ، فَأْتِنِي بِهَا، فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ، فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا، فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللهِ، وَقَدْ زَنَتْ! فَقَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ. وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ

٣٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، ١٣٢٤/٣، الرقم/١٦٩٦، والدارمي في السنن، ٢٣٥/٢، الرقم/٢٣٢٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ١١٧/٥، الرقم/٤٨٤٣۔

بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عمران بن حصین ﷺ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی درآں حالیکہ وہ بدکاری سے حاملہ تھی، اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میں نے لائق حد جرم کیا ہے، آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے سرپرست کو بلایا اور فرمایا: اس کی اچھی طرح نگہداشت کرنا اور جب اس کا وضع حمل ہو جائے تو اسے میرے پاس لے کر آنا، اس نے ایسا ہی کیا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے کپڑے کس کر باندھنے کا حکم دیا (تاکہ اس کی بے پردگی نہ ہو) پھر آپ ﷺ کے حکم سے اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں حالانکہ اس نے بدکاری کا ارتکاب کیا ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کو مدینہ کے ستر آدمیوں پر بھی تقسیم کیا جائے تو انہیں کافی ہو گی، اور کیا تم نے اس سے افضل کوئی توبہ دیکھی ہے کہ توبہ کرنے والی نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا ہو۔

اسے امام مسلم، دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣/٣٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ، كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ، إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيْلَ، فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا، فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ.

٣٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث الغار، ١٢٧٩/٣، الرقم/٣٢٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب فضل سقي البهائم المحترمة وإطعامها، ١٧٦١/٤، الرقم/٢٢٤٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٤/٨، الرقم/١٥٥٩٧۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک کتا کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ شدتِ پیاس سے مر جائے گا۔ اِسی اثنا میں بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت نے اُسے دیکھ لیا۔ اُس نے اپنا موزہ اُتارا اور اُس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اُس کے اِس عمل کی وجہ سے اُس کی مغفرت فرما دی گئی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَنَزَلَ بِئْرًا، فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَلَأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيْهِ، ثُمَّ رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَمَالِكٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی جا رہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی۔ وہ ایک کنوئیں میں اُترا اور اُس سے پانی پیا جب باہر نکلا تو ایک کتے کو ہانپتے دیکھا جو شدتِ پیاس کی وجہ سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ اُس نے دل میں کہا کہ اِسے بھی اُسی طرح پیاس لگی ہوگی جیسے مجھے پیاس لگی تھی۔ اُس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا اور منہ میں لے کر نکلا اور کتے کو پانی پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی یہ نیکی قبول فرما لی اور اُسے بخش دیا۔ صحابہ کرام ﷺ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا جانوروں (پر مہربانی) کی وجہ سے بھی ہمیں اَجر ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساقاة، باب فضل سقي الماء، ٢/٨٣٣، الرقم/٢٢٣٤، وأيضًا في كتاب المظالم والغضب، باب الآبار على الطرق إذا لم يتأذ بها، ٢/٨٧٠، الرقم/٢٣٣٤، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدّواب والبهائم، ٣/٢٤، الرقم/٢٥٥٠، ومالك في الموطأ، ٢/٩٢٩، الرقم/١٦٦١۔

ہر جاندار (کے ساتھ مہربانی کرنے) پر ثواب ملتا ہے۔

اِسے امام بخاری، ابو داود اور مالک نے روایت کیا ہے۔

٥/٤١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: نَزَعَ رَجُلٌ، لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيْقِ. إِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ، فَقَطَعَهُ وَأَلْقَاهُ، وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوْعًا، فَأَمَاطَهُ. فَشَكَرَ اللهُ لَهُ بِهَا، فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا سوائے ایک کانٹے دار ٹہنی کو راستے سے ہٹانے کے۔ شاید اُس ٹہنی کو کسی نے درخت سے کاٹ کر پھینک دیا تھا یا کسی اور وجہ سے گری پڑی تھی۔ اُس نے (اِس خیال سے کہ لوگوں کو اُس سے تکلیف ہوگی) ٹہنی راستے سے ہٹا دی۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کا عمل قبول فرمایا اور اُسے جنت میں داخل فرما دیا۔

اِسے امام احمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ سے اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨٦، الرقم/٧٨٣٤، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في إماطة الأذى عن الطريق، ٤/٣٦٢، الرقم/٥٢٤٥، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٩٧، الرقم/٥٤٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٧٦، الرقم/٣١٣٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٩٩، الرقم/٤٢٧٦۔

بَابٌ فِي إِيْجَابِهٖ تَعَالٰی عَلٰی نَفْسِهٖ كَرَمًا وَلُطْفًا وَشَفَقَةً

﴿اللہ تعالیٰ نے اپنے ذِمہ کرم پر لطف و کرم اور شفقت کو واجب کر رکھا ہے﴾

اَلْقُرْآن

(١) قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ط فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ قف لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ط وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ○

(النمل، ٢٧/٤٠)

(پھر) ایک ایسے شخص نے عرض کیا جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے (یعنی پلک جھپکنے سے بھی پہلے)، پھر جب (سلیمان ؈ نے) اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا (تو) کہا: یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکرگزاری کرتا ہوں یا ناشکری، اور جس نے (اللہ کا) شکر ادا کیا سو وہ محض اپنی ہی ذات کے فائدہ کے لیے شکرمندی کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو بے شک میرا رب بے نیاز، کرم فرمانے والا ہے○

(٢) یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ○ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ○ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ○ (الانفطار، ٨٢/٦-٨)

اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے ربِ کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا○ جس نے (رحمِ مادر کے اندر ایک نطفہ میں سے) تجھے پیدا کیا، پھر اس نے تجھے (اعضا سازی کے لیے ابتداءً) درست اور سیدھا کیا، پھر وہ تیری ساخت میں متناسب تبدیلی لایا○ جس صورت میں بھی چاہا اس نے تجھے ترکیب دے دیا○

(٣) اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ○ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ○

(العلق، ٩٦/١-٥)

(اے حبیب!) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھیے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا○ اس نے انسان کو (رحمِ مادر میں) جونک کی طرح معلّق وجود سے پیدا کیا○ پڑھیئے اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہے○ جس نے قلم کے ذریعے (لکھنے پڑھنے کا) علم سکھایا○ جس نے انسان کو (اس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا○

اَلْحَدِيْث

٤٢-١/٤٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَدُ اللهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ (فیضانِ کرم سے) بھرا ہوا ہے اور شب و روز کا خرچ کرنا بھی اُس کی عطاؤں کو کم نہیں کرتا۔ پھر فرمایا: کیا تم نے دیکھا کہ اس نے جب سے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تو اُس وقت سے (اب تک اپنی مخلوق کو) کتنا عطا کر چکا ہے؟ لیکن جو (خزانہ) اُس کے دستِ قدرت میں ہے اُس کے اندر کوئی کمی

٤٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: لما خلقت بيدي، ٦/٢٦٩٧، الرقم/٦٩٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف، ٢/٦٩١، الرقم/٩٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٣، الرقم/٨١٢٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤١٣، الرقم/٧٧٣٣، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٢٩، الرقم/٦٣٤٣، وابن حبان في الصحيح، ٢/٥٠٣، الرقم/٧٢٥

واقع نہیں ہوئی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٤٣) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي ذَرٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا رَوٰی عَنِ اللهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي، إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَـلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُوْنِي أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُوْنِي أُطْعِمْكُمْ. يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُوْنِي أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِي، إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا، فَاسْتَغْفِرُوْنِي، أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِي، إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّي، فَتَضُرُّوْنِي، وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِي، فَتَنْفَعُوْنِي. يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰی أَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ، مَا زَادَ ذٰلِکَ فِي مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰی أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ، فَسَأَلُوْنِي، فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ

٤٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ٤/١٩٩٤، الرقم/٢٥٧٧، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب منه، ٤/٦٥٦، الرقم/٢٤٩٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٢، الرقم/٢٩٥٥٧، وعبد الأعلى بن مسهر في النسخة، ١/٢٣، الرقم/١۔

مَسْأَلَتَهُ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. يَا عِبَادِي، إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيْكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا، فَلْيَحْمَدِ اللهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ایک روایت میں حضرت ابو ذر ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ ﷻ سے یہ روایت کیا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کر دیا ہے، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، لہٰذا تم مجھ سے ہی ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھانا کھلاؤں، لہٰذا تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں، لہٰذا تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے نقصان پہنچانے کی ہرگز قدرت نہیں رکھتے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور تم میرے نفع کے مالک نہیں کہ مجھے کچھ نفع پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور تمہارے انسان اور جن تم میں سے سب سے زیادہ متقی شخص کی طرح ہو جائیں تو میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں کر سکتے اور اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور تمہارے انسان اور جن تم میں سے سب سے زیادہ بدکار شخص کی طرح ہو جائیں تو میری بادشاہت سے کوئی چیز کم نہیں کر

سکتے۔ اور اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور تمہارے انسان اور جن کسی ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو جو کچھ میرے پاس ہے اس سے صرف اتنا کم ہو گا جس طرح سوئی کو سمندر میں ڈال کر (نکالنے سے) اس میں کمی ہوتی ہے، اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لیے جمع کر رہا ہوں، پھر میں تمہیں ان کی پوری پوری جزا دوں گا، پس جو شخص خیر کو پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جسے خیر کے سوا کوئی چیز (مثلاً آفت یا مصیبت) پہنچے وہ اپنے سوا اور کسی کو ملامت نہ کرے۔

اسے امام مسلم، ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٤٤-٢/٤٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ اللهُ ﷻ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي، وَاللهِ، لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ، مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ. وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ.

٤٤: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التوحید، باب قول اللّٰه تعالی: ویحذرکم اللّٰه نفسه، ٦/٢٦٩٤، الرقم/٦٩٧٠، ومسلم في الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث علی ذکر اللّٰه تعالی، ٤/٢١٠٢، الرقم/٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٣، الرقم/٩٣٤، والترمذي في السنن، کتاب الزهد، باب في حسن الظن باللّٰه، ٥/٥٨١، الرقم/٣٦٠٣، وابن ماجه في السنن، کتاب الأدب، باب فضل العمل، ٢/١٢٥٥، الرقم/٣٨٢٢، والنسائي في السنن الکبری، ٤/٤١٢، الرقم/٧٧٣٠، والطبراني في الدعاء، ١/٥٢٢، الرقم/١٨٦٦، والبیهقي في شعب الإیمان، ١/٤٠٦، الرقم/٥٥٠۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ واللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جہاں بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی شخص کو جنگل میں اپنی گم شدہ سواری کے مل جانے پر ہوتی ہے۔ اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آنے کی کوشش کرتا ہے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے قریب آنے کی کوشش کرتا ہے تو میں دو بازؤوں کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں؛ اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، جب کہ مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

(٤٥) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهٖ، قَالَ: أَرْبَعُ خِصَالٍ، وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لِي، وَوَاحِدَةٌ لَکَ، وَوَاحِدَةٌ فِيْمَا بَيْنِي وَبَيْنَکَ، وَوَاحِدَةٌ فِيْمَا بَيْنَکَ وَبَيْنَ عِبَادِي. فَأَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي لَا تُشْرِکُ بِي شَيْئًا، وَأَمَّا الَّتِي لَکَ عَلَيَّ فَمَا عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ جَزَيْتُکَ بِهٖ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَکَ فَمِنْکَ الدُّعَاءُ وَعَلَيَّ الإِجَابَةُ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنَکَ وَبَيْنَ عِبَادِي فَارْضَ لَهُمْ مَا تَرْضٰى لِنَفْسِکَ.

٤٥: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٥/١٤٣، الرقم/٢٧٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٥١٨، الرقم/١١١٨٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٤٥، الرقم/٨٠٨٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥١، وابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ١٣/٦٩٢، الرقم/٣٢٩٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٨٦۔

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰی وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷜ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے (بندے سے) فرمایا: چار خوبیاں ہیں جن میں سے ایک میرے لیے ہے اور ایک تمہارے لیے ہے؛ ایک میرے اور تمہارے مابین ہے اور ایک تمہارے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ جو شان خاص میرے لیے ہے وہ یہ کہ صرف میری عبادت کرنا اور میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا؛ مجھ پر تیرا حق یہ ہے کہ تجھے تیری ہر نیکی کی جزا دوں گا۔ اور جو میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ یہ کہ تجھ پر دعا مانگنا لازم ہے اور مجھ پر قبول کرنا (لازم ہے)۔ اور (چوتھی خوبی) جو تمہارے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ یہ کہ تو ان کے لیے بھی وہی پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

اسے امام ابو یعلی، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٦-٣/٤٨. عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ﷜، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ حَيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت سلمان فارسی ﷜ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات حیا دار اور کریم ہے۔ وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے

٤٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الوتر، باب الدعاء، ٢/٧٨، الرقم/١٤٨٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: ١٠٥، ٥/٥٥٦، الرقم/٣٥٥٦، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٦٠، الرقم/٨٧٦، وعبد الرزاق عن أنس ﷜ في المصنف، ٢/٢٥١، الرقم/٣٢٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥٦، الرقم/٦١٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٢١١، الرقم/٢٩٦٥۔

اور وہ اُنہیں خالی اور نامراد واپس لوٹا دے۔

اسے امام ابو داود، ترمذی، ابن حبان اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

(٤٧) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِي أَنْ يَرْفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا خَيْرَ فِيْهِمَا، فَإِذَا رَفَعَ أَحَدُكُمْ يَدَيْهِ، فَلْيَقُلْ: ﴿يَا حَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ؛ ثُمَّ إِذَا رَدَّ يَدَيْهِ، فَلْيُفْرِغْ ذٰلِكَ الْخَيْرَ عَلٰى وَجْهِهٖ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا ربّ بڑا حیادار اور کریم ہے۔ وہ اس بات سے حیا محسوس کرتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ (اس کے سامنے دعا کے لیے) ہاتھ اُٹھائے اور وہ اُنہیں خالی لوٹا دے۔ پس جب بھی تم میں سے کوئی دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے تو یوں کہے: ﴿يَا حَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ یہ کلمات تین بار دہرائے پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو (دعا سے) ہٹائے تو وہ اُنہیں اپنے چہرہ پر پھیر لے۔

اِسے امام حبان، ابو یعلی اور بزار نے جب کہ طبرانی نے مذکورہ الفاظ سے

٤٧: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٣/١٠٦، الرقم/٨٧٦، وأبو يعلى في المسند، ٣/٣٩١، الرقم/١٨٦٧، والبزار عن سلمان رضي الله عنه في المسند، ٦/٤٧٨، الرقم/٢٥١١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤٢٣، الرقم/١٣٥٥٧، وابن راشد في الجامع، ١٠/٤٤٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٦٥، الرقم/١١١١، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٢١، الرقم/٨٤٧۔

روایت کیا ہے۔

(٤٨) وَفِي رِوَايَةِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ كَرِيمٌ، يُحِبُّ الْكَرَمَ وَمَعَالِيَ الأَخْلَاقِ، وَيَبْغَضُ سَفْسَافَهَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ رَاشِدٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت سہل بن سعد ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کریم ہے اور وہ کرم اور اعلیٰ اخلاق کو پسند فرماتا ہے اور گھٹیا اَخلاق کو ناپسند فرماتا ہے۔

اِسے امام حاکم، ابن راشد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَّادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ، فَنَظِّفُوْا. أُرَاهُ قَالَ: أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ. (١)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

حضرت صالح بن ابی حسان سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیّب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ طیب ہے اور

٤٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١١١، الرقم/٥١، وابن راشد في الجامع، ١١/١٤٣، الرقم/٢٠١٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٣١، الرقم/١٥١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٩١، الرقم/٢٠٥٧٠۔

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في النظافة، ٥/١١١، الرقم/٢٧٩٩، والبزار في المسند، ٣/٣٢٠، الرقم/١١١٤، وأبو يعلى في المسند، ٢/١٢١، الرقم/٧٩٠۔

طیب کو پسند کرتا ہے۔ وہ پاک ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے، کریم ہے اسے کرم محبوب ہے، بہت سخی ہے سخاوت پسند فرماتا ہے۔ نظافت اختیار کرو۔ راوی فرماتے ہیں: میرے خیال میں حضرت سعید نے فرمایا: اپنے صحنوں کو صاف رکھا کرو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو (جو اپنے گھروں کا کوڑا دوسرے گھروں کے سامنے ڈال دیتے تھے)۔

اِسے امام ترمذی، بزار اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤٩/٤. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ أَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي، فَأَعِنِّي. قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ ثَبِيْرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللهُ عَنْكَ؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ، اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت علی ﷺ **سے روایت ہے** کہ ایک مکاتب (ایسا غلام جو ایک مخصوص رقم ادا کر کے اپنے آقا سے آزادی کا معاہدہ کر لے) نے ان کے پاس آ کر عرض کیا: میں اپنی آزادی کے بدلے

٤٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٣، الرقم/١٣١٨، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٦٧٠، ٧٠٧، الرقم/١١٤٢، ١٢٠٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب/١١١، ٥/٥٦٠، الرقم/٣٥٦٣، والبزار في المسند، ٢/١٨٥، الرقم/٥٦٣، والحاكم في المستدرك، ١/٧٢١، الرقم/١٩٧٣، والطبراني في الدعاء/٣١٧، الرقم/١٠٤٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٦٩، الرقم/١٩٠٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/١١٧-١١٨، الرقم/٤٨٩-٤٩٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٨٠، الرقم/٢٨٠١۔

رقم ادا کرنے سے عاجز ہوں آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: کیا میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے؟ اگر تجھ پر ثبیر پہاڑ جتنا قرض بھی ہو گا تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا کر دے گا۔ فرمایا: یوں کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ﴾ 'یا اللہ! مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم کے ساتھ اپنے ماسوا سے بے نیاز فرما دے۔'

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے، اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اور امام المقدسی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔

۵۰/۵۰. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: قُوْلِي: اَللّٰهُمَّ، إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں: میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مجھے شبِ قدر معلوم ہو جائے تو میں اس (رات) میں کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یوں دعا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي﴾ 'یا اللہ! تو بہت سخی اور معاف کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے۔ مجھے معاف فرما

۵۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٧١، الرقم/٢٥٤٢٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب منه، ٥/٥٣٤، الرقم/٣٥١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافية، ٢/١٢٦٥، الرقم/٣٨٥٠، والحاكم في المستدرك، ١/٧١٢، الرقم/١٩٤٢، وابن راهويه في المسند، ٣/٧٤٨، الرقم/١٣٦١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٣٩، الرقم/٣٧٠١۔

دے۔‘

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱ - ۶/۶۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما **سے روایت ہے کہ** رسول اللہ ﷺ تکلیف کے وقت یوں (کلماتِ حمد وثنا) فرماتے: ﴿**لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ**﴾ ’اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو عظیم اور حلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو عرشِ عظیم کا ربّ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے۔‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الدعاء عند الكرب، ۵/۲۳۳۶، الرقم/۵۹۸۶، وأيضًا في الأدب المفرد/۲۴۵، الرقم/۷۰۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب دعاء الكرب، ۴/۲۰۹۲، الرقم/۲۷۳۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۲۸، الرقم/۲۰۱۲، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء ما يقول عند الكرب، ۵/۴۹۵، الرقم/۳۴۳۵، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الدعاء عند الكرب، ۲/۱۲۷۸، الرقم/۳۸۸۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۳۹۷، الرقم/۷۶۷۴-۷۶۷۵۔

(٥٢) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ، وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو پہنچنے والا کوئی درد، تکلیف، غم، ملال، اذیت اور دُکھ ایسا نہیں خواہ اس کے پاؤں میں کانٹا ہی چبھے، مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٥٣) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ ﷺ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا، وَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا

٥٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب ما جاء في كفارة المرض، ٥/٢٣٧، الرقم/٥٣١٨، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض، ٤/١٩٩٢، الرقم/٢٥٧٣، والترمذي في السنن عن أبي سعيد، أبواب الجنائز، باب ما جاء في ثواب المريض، ٣/٢٩٨، الرقم/٩٦٦۔

٥٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب شدة المرض، ٢١٣٨، الرقم/٥٣٢٣، وأيضا في باب أشد الناس بلاء الأنبياء، ٥/٢١٣٩، الرقم/ ٥٣٢٤، وأيضا في باب وضع اليد على المريض، ٥/٢١٤٣، الرقم/٥٣٣٦، وأيضا في باب ما يقال للمريض، ٥/٢١٤٣، الرقم/٥٣٣٧، وأيضا في باب ما رخص للمريض أن يقول إني وجع، ٥/٢١٤٥، الرقم/٥٣٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن، ٤/١٩٩١، الرقم/٢٥٧١، وأحمد في المسند، ١/٣٨١، الرقم/٣٦١٨۔

شَدِيْدًا، قُلْتُ: إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ: أَجَلْ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی علالت کے دوران آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ کو سخت بخار تھا۔ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) آپ کو تو بڑا سخت بخار ہے، شاید یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے؟ فرمایا: ہاں، اسی طرح جب کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ (اس کے بدلے میں) اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٥٤) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے تکالیف میں

٥٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب ما جاء في كفارة المريض، ٥/٢١٣٨، الرقم/٥٣٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٧، الرقم/٧٢٣٤، ومالك في الموطأ، كتاب العين، باب ما جاء في أجر المريض، ٢/٩٤١، الرقم/١٦٨٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٥١، الرقم/٧٤٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٦٨، الرقم/٢٩٠٧۔

مبتلا کر دیتا ہے۔

اِسے امام بخاری، احمد، مالک، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

(٥٥) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰی قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ، عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ. يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلٰی وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں کے ذریعے (یعنی دونوں آنکھوں کی بینائی چھین کر) آزماتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو ان کے عوض میں اُسے جنت عطا فرماتا ہوں۔ دو چیزوں سے مراد آنکھیں ہیں۔

اِسے امام بخاری، احمد بن حنبل، ابو یعلی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(٥٦) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ

٥٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضی، باب فضل من ذهب بصره، ٥/٤٠٢١، الرقم/٥٣٢٩، وأحمد في المسند، ٣/١٤٤، وأبو يعلی في المسند، ٦/٣٧٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٨٦، الرقم/٢٥٠، والبيهقي في السنن الكبری، ٣/٣٧٥، الرقم/٦٣٤٤، وذكره الهندي في كنز العمال، ٣/١١٢، الرقم/٦٥٢٥۔

٥٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في ذهاب البصر، ٤/٦٠٢، الرقم/٢٤٠٠، وأبو يعلی في المسند، ٧/٢١٥، الرقم/٤٢١١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٦٨، الرقم/١٢٢٧، وذكره ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ١٠/١١٧، والهندي في كنز العمال، ٣/١١٢، الرقم/٦٥٢٨۔

يَقُوْلُ: إِذَا أَخَذْتُ كَرِيْمَتَي عَبْدِي فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ عِنْدِي إِلَّا الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں دنیا میں اپنے کسی بندے کی دو پیاری چیزیں (یعنی آنکھیں) لے لیتا ہوں تو میرے نزدیک اس کا بدلہ صرف جنت ہے۔

اِسے امام ترمذی، ابو یعلی اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

(٥٧) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَابُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ إِلَّا أَمَرَ اللهُ عزوجل الْمَلَائِكَةَ الَّذِيْنَ يَحْفَظُوْنَهُ، فَقَالَ: اكْتُبُوا لِعَبْدِي كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَا كَانَ يَعْمَلُ مِنْ خَيْرٍ مَا كَانَ فِي وِثَاقِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی

٥٧: أخرجه أحمد في المسند، ٢/١٥٩، ١٩٤، ١٩٨، الرقم/٦٤٨٢، ٦٨٢٥، ٦٨٧٠، والدارمي في السنن، ٢/٤٠٧، الرقم/٢٧٧٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤٩٩، الرقم/١٢٨٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٤٠، الرقم/١٠٨٠٤، والبخاري في الأدب المفرد/١٧٦، الرقم/٥٠٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٨٣، الرقم/٩٩٢٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٣٠٣۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے جس شخص کو بھی جب جسمانی طور پر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اﷲ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ میرا بندہ خیر کے جتنے بھی کام کرتا تھا وہ ہر دن اور رات اس کے لیے لکھتے رہو جب تک وہ میرے عہد پر قائم ہے۔

اِسے امام احمد، دارمی، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے کہا: اسے امام احمد، بزار اور طبرانی نے **المعجم الکبیر** میں روایت کیا ہے اور امام احمد کے راوی حدیث صحیح کے راوی ہیں۔

(٥٨) وَفِي رِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللهُ تَعَالٰی إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ، فَقَالَ: انْظُرَا مَاذَا يَقُوْلُ لِعُوَّادِهِ؟ فَإِنْ هُوَ إِذَا جَاؤُوْهُ حَمِدَ اللهَ، وَأَثْنٰی عَلَيْهِ، رَفَعَا ذٰلِكَ إِلَی اللهِ ﷻ – وَهُوَ أَعْلَمُ – فَيَقُوْلُ: لِعَبْدِي عَلَيَّ إِنْ تَوَفَّيْتُهُ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَإِنْ أَنَا شَفَيْتُهُ، أَنْ أُبْدِلَ لَهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ، وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ، وَأَنْ أُكَفِّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عطا بن یسار بیان کرتے ہیں کہ رسول اﷲ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اﷲ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور فرماتا ہے: دیکھتے رہو یہ بیمار پرسی کے لیے آنے والوں کو (اپنی بیماری

٥٨: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب العين، باب ما جاء في أجر المريض، ٢/٩٤٠، الرقم/١٦٨٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٨٧، الرقم/٩٩٤١، وابن عبد البر في الاستذكار، ٨/٤٠٦، الرقم/٧٤٩، وأيضا في التمهيد، ٥/٤٧، وذكره الهندي في كنز العمال، ٣/١٢٦-١٢٧، الرقم/٦٧٠٤، والعراقي في المغني عن حمل الأسفار، ١/٥١٧، الرقم/١٩٩٧۔

کے متعلق) کیا کہتا ہے؟ اگر وہ آنے والوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتا ہے تو دونوں فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں (اور سارا ماجرا بیان کرتے ہیں۔) حالانکہ اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر میں نے اس بندے کو موت دی تو اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر اسے شفا عطا کی تو پہلے سے زیادہ اچھا گوشت اور خون عطا کروں گا (یعنی اسے پہلے سے زیادہ اچھی صحت عطا کروں گا) اور اس کی خطاؤں کو مٹا دوں گا۔

اِسے امام مالک اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(٥٩) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بندہ تین دن تک بیمار رہتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے (گناہوں سے پاک) پیدا ہوا تھا۔

اِسے امام طبرانی اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

(٦٠) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا

٥٩: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٣١٤، الرقم/٥١٩، وابن أبي الدنيا في المرض والكفارات/٦٦، الرقم/٦١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٩٧، والهندي في كنز العمال، ٣/١٢٥، الرقم/٦٦٨٤، وابن القيم في عدة الصابرين/٧٤۔

٦٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢١٠، الرقم/١٠٠٢٩، وابن أبي الدنيا في المرض والكفارات/٧١، الرقم/٧٠، والفاكهي في أخبار مكة، ١/٤٢٠، الرقم/٩٠٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٦٦، الرقم/٥٢٨٠، والسبكي في طبقات الشافعية الكبرى، ٣/٣٣٧، وأيضًا، ٩/٣٢١۔

تُرَدُّ دَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْفَاكِهِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صحت یاب ہونے تک بیمار کی دعا ردّ نہیں ہوتی۔

اسے امام بیہقی، ابن ابی الدنیا اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

(٦١) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عُوْدُوا الْمَرْضٰى، وَمُرُوْهُمْ فَلْيَدْعُوا لَكُمْ؛ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَرِيْضِ مُسْتَجَابَةٌ وَذَنْبَهُ مَغْفُوْرٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت انس (بن مالک) ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیماروں کی عیادت کیا کرو اور انہیں اپنے لیے دعا کے لیے کہا کرو کیونکہ بیمار کی دعا مقبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیے گئے ہوتے ہیں۔

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٤٠، الرقم/٦٠٢٧، وأيضا في الدعاء/٣٤٦، الرقم/١١٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٠٩، الرقم/١٠٠٢٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٦٦، الرقم/٥٢٧٩، والهندي في كنز العمال، ٩/٤١، الرقم/٢٥١٤٧، والعجلوني في كشف الخفاء، ٢/٩٩، الرقم/١٧٩٥۔

بَابٌ فِي نُزُوْلِهٖ تَعَالٰی إِلٰی سَمَاءِ الدُّنْيَا

﴿اللہ تعالیٰ کے آسمانِ دنیا پر نزولِ اِجلال کا بیان﴾

٦٢-٦٣/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا - تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهٗ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهٗ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهٗ؟

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، آسمانِ دنیا کی طرف اپنی شان کے مطابق نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے: کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول فرماؤں؟ کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا کہ میں اسے عطا کروں؟ کون ہے مجھ سے استغفار کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الدعاء نصف الليل، ٥/٢٣٣٠، الرقم/٥٩٦٢، وأيضا في كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ﴾، ٦/٢٧٢٣، الرقم/٧٠٥٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل والإجابة فيه، ١/٥٢١، الرقم/٧٥٨، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب أي الليل أفضل، ٢/٣٤، الرقم/١٣١٥، وأيضا في كتاب السنة، باب في الرد على الجهمية، ٤/٢٣٤، الرقم/٤٧٣٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، ٥/٥٢٦، الرقم/٣٤٩٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في أي ساعات الليل أفضل، ١/٤٣٥، الرقم/١٣٦٦۔

(٦٣) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا ﷻ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي، فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي، فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات (اپنی حسب شان) آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو فرماتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے معافی چاہے تاکہ میں اسے بخش دوں؟

اسے امام بخاری، ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦٤-٢/٦٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ اللهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ، فَيَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ،

٦٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب الدعاء في الصلاة من آخر الليل، ١/٣٨٤، الرقم/١٠٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الرد على الجهمية، ٤/٢٣٤، الرقم/٤٧٣٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب منه، ٥/٥٢٦، الرقم/٣٤٩٨، والدارمي في السنن، ١/٤١٣، الرقم/١٤٧٩، والربيع في المسند، ١/٢٠٢، الرقم/٥٠١۔

٦٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل والإجابة فيه، ١/٥٢٢، الرقم/٧٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٩، الرقم/٩٤٢٦، والمقدسي في الترغيب في الدعاء/٦٩، الرقم/٣٠۔

أَنَا الْمَلِکُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُوْنِي، فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي، فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي، فَأَغْفِرَ لَهُ؟ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِکَ حَتّٰى يُضِيءَ الْفَجْرُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالْمَقْدِسِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کے دو تہائی حصے گزر جاتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ (اپنی شان کے لائق) آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: میں ہی (ساری کائنات کا) بادشاہ ہوں، میں ہی (ساری کائنات کا) بادشاہ ہوں۔ کوئی ہے مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اُس کی دعا قبول کروں؟ کوئی ہے مجھ سے مانگنے والا کہ میں اُسے عطا کروں؟ کوئی ہے مجھ سے بخشش طلب کرنے والا کہ میں اُسے بخش دوں؟ اِسی طرح (یہ صدائے بخشش وعطا) صبح تک جاری رہتی ہے۔

اسے امام مسلم، احمد اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

(٦٥) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ، يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطٰى؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ؟ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٦٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في الدعاء والذكر، ١/٥٢٢، الرقم/٧٥٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٢٣، الرقم/١٠٣١٢، وأيضًا في عمل اليوم والليلة/٣٣٩، الرقم/٤٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٩٨، الرقم/٩١٩، والطبراني في الدعاء/٦٣، الرقم/١٤٦، والبيهقي في فضائل الأوقات/١٦٨، الرقم/٥١، وذكره الهندي في كنز العمال، ٢/٤٦، الرقم/٣٣٥١۔

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کا نصف یا اُس کے دو تہائی حصے گزر جاتے ہیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف (نظرِ رحمت سے) متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی سوالی ہے جسے عطا کیا جائے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ جس کی دعا قبول کر لی جائے؟ کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے کہ جسے بخش دیا جائے؟ (صدائے بخشش و عطا کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) حتیٰ کہ صبح ہو جاتی ہے۔

اسے امام مسلم، نسائی، ابن حبان، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(٦٦) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ؟ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ ﷺ دونوں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (انسان کو آرام اور نیند کے لیے) مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو وہ آسمانِ دنیا کی طرف (نظر رحمت سے) متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے:

٦٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في الدعاء والذكر، ١/٥٢٣، الرقم/٧٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٤، الرقم/١١٣١٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٢٤، الرقم/١٠٣١٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٧٢، الرقم/٨٦١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٢، الرقم/٢٩٥٥٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/٤٤٤، الرقم/١٩٦٥٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٣٧٠، الرقم/٩٢٧۔

ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی سوال کرنے والا؟ ہے کوئی دعا کرنے والا؟ (یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) یہاں تک کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(٦٧) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ اللهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ، فَيَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِکُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي، فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي، فَأَغْفِرَ لَهُ؟ فَلَا يَزَالُ کَذٰلِکَ حَتّٰى يُضِيءَ الْفَجْرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ أَوْجُهٍ کَثِيْرَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَنْزِلُ اللهُ حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ وَهُوَ أَصَحُّ الرِّوَايَاتِ.

ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر رات جبکہ اُس کا تہائی حصہ گزر جاتا ہے، اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نظرِ رحمت سے متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: میں (ساری کائنات کا) بادشاہ ہوں، کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اُسے قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے کہ میں اُسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے اور

٦٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في نزول الرّبّ ﷻ إلى السماء الدنيا كلّ ليلة، ٢/٣٠٧، الرقم/٤٤٦، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٠١، الرقم/٩٢١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٢٥، الرقم/١٠٣١٩، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٣/٤٤٠، الرقم/٧٥٢۔

میں اُسے بخش دوں؟ (اللہ تعالیٰ کی صدائے بخشش و عطا کا) یہ سلسلہ صبح صادق تک جاری رہتا ہے۔

اِسے امام ترمذی، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی دوسرے طرق سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: 'جب رات کا آخری تہائی باقی رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے۔' اور یہ روایت صحیح تر ہے۔

(٦٨) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَنْزِلُ اللهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ لِثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَيَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي، فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ؟ أَوْ يَسْأَلُنِي، فَأُعْطِيَهُ؟ ثُمَّ يَقُوْلُ: مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدِيْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ؟

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نصف یا تہائی رات گزر جانے کے بعد آسمانِ دنیا کی طرف (نظرِ رحمت سے) متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اُس کی دعا قبول کروں یا مجھ سے سوال کرے اور میں اُسے عطا کروں؟ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اُس ذات کو کون قرض دے گا جو نہ کبھی فنا ہوگی نہ کسی پر ظلم کرے گی؟

اِسے امام مسلم، ابوعوانہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في الدعاء والذكر، ١/٥٢٢، الرقم/٧٥٨، وأبو عوانة في المسند، ١/١٢٧، الرقم/٣٧٧-٣٧٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢، الرقم/٤٤٢٨، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٧/٢٦١۔

(٦٩) وَفِي رِوَايَةِ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ، وَزَادَ: ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ؟

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اِسی سند کے ساتھ سعد بن سعید کی بیان کردہ روایت میں یہ اضافہ ہے:
پھر اللہ تعالیٰ اپنا دستِ کرم پھیلا کر فرماتا ہے: اُسے کون قرض دے گا جو نہ کبھی فنا ہو گا اور نہ کبھی ظلم کرے گا؟

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٧٠-٣/٧٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: فَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَخَرَجْتُ أَطْلُبُهُ، فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ رَافِعٌ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللهُ عَلَيْکِ وَرَسُوْلُهُ؟ قَالَتْ: قَدْ قُلْتُ: وَمَا بِي ذٰلِکَ، وَلٰكِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّکَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِکَ. فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعَرِ غَنَمِ كَلْبٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ رَاهَوَيْهِ.

٦٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في الدعاء والذكر، ١/٥٢٢، الرقم/٧٥٨۔

٧٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٣٨، الرقم/٢٦٠٦٠، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ١/٤٤٤، الرقم/١٣٨٩، وابن راهويه في المسند، ٢/٣٢٦، الرقم/٨٥٠، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٩٣، الرقم/٥٠٥۔

حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ **نے فرمایا:** میں نے ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ کو (بستر مبارک پر موجود) نہ پایا، میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی، دیکھا تو آپ ﷺ جنت البقیع میں تھے۔ آپ ﷺ اپنا سر مبارک (چہرۂ اَقدس) آسمان کی جانب اُٹھائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو اِس بات کا خوف کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ تجھ پر ظلم کریں گے؟ میں نے عرض کیا: یہ بات نہیں، بلکہ مجھے خیال ہوا تھا کہ آپ اپنی کسی دوسری زوجہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو آسمانِ دنیا کی جانب نظرِ رحمت فرماتا ہے اور قبیلہ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کے گناہوں کی بخشش فرماتا ہے۔

اسے امام احمد، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ سے اور ابن راہویہ نے روایت کیا ہے۔

(٧١) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا ﷞، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَيْلَةً، فَخَرَجْتُ، فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ، فَقَالَ: أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ. فَقَالَ: إِنَّ اللهَ ﷯ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ **بیان کرتی ہیں:** ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو (بستر پر موجود) نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں باہر نکلی، کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ جنت البقیع میں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے ڈر ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کریں گے؟ میں نے عرض کیا: یا

٧١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ٣/١١٦، الرقم/٧٣٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٣٧، الرقم/١٥٠٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٧٩، الرقم/٣٨٢٥، وأيضًا في فضائل الأوقات/١٣٠، الرقم/٢٨۔

رسول اللہ! میں نے سوچا شاید آپ کسی دوسری زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو آسمانِ دنیا پر (اپنی شان کے لائق) اُترتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کو بخشتا ہے۔

اِسے امام ترمذی اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

(٧٢) وَفِي رِوَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا، فَإِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي، فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ، فَأَرْزُقَهُ، أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ، أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت علی بن ابی طالب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرھویں رات ہوتو رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اِس رات میں سورج غروب ہوتے ہی آسمانِ دنیا کی طرف (نظرِ رحمت سے) متوجہ ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے: ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اُس کی مغفرت کروں؟ ہے کوئی مجھ سے رزق

٧٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ١/٤٤٤، الرقم/١٣٨٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٧٨، الرقم/٣٨٢٢، وأيضًا في فضائل الأوقات/١٢٢، الرقم/٢٤، والفاكهي في أخبار مكة، ٣/٨٤، الرقم/١٨٣٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٥٩، الرقم/١٠٠٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٤، الرقم/١٥٥٠۔

طلب کرنے والا کہ میں اُسے رزق عطا کروں؟ کون مبتلائے مصیبت ہے کہ میں اُسے عافیت عطا کروں؟ اِسی طرح صبح تک اللہ تعالیٰ کی ندائے رحمت بلند ہوتی رہتی ہے۔

اِسے امام ابن ماجہ، بیہقی، فاکہی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

(٧٣) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

ایک روایت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب کو (آسمان دنیا پر) نظرِ رحمت فرماتا ہے اور مشرک اور چغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرما دیتا ہے۔

اِسے امام ابن ماجہ، ابن حبان، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٧٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ١/٤٤٥، الرقم/١٣٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٤٨١، الرقم/٥٦٦٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٣٦، الرقم/٦٧٧٦، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٢٤، الرقم/٥١٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٢٧٢، الرقم/٦٦٢٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٨/٢٣٥۔

بَابٌ فِي أَنَّهُ تَعَالٰى خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

﴿اللہ تعالیٰ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَاللهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ○ (البقرة، ۲/۲۱۲)

اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب نوازتا ہے○

(۲) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ط كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ○ (هود، ۱۱/۶)

اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا (جاندار) نہیں ہے مگر (یہ کہ) اس کا رزق اللہ (کے ذمۂ کرم) پر ہے اور وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ کو اور اس کے امانت رکھے جانے کی جگہ کو (بھی) جانتا ہے، ہر بات کتابِ روشن (لوحِ محفوظ) میں (درج) ہے○

(۳) وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ○ (العنكبوت، ۲۹/۶۰)

اور کتنے ہی جانور ہیں جو اپنی روزی (اپنے ساتھ) نہیں اٹھائے پھرتے اللہ انہیں بھی رزق عطا کرتا ہے اور تمہیں بھی، اور وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے○

(٤) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ ط هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُاللهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ○ (فاطر، ۳۵/۳)

اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کے انعام کو یاد کرو، کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس تم کہاں بہکے پھرتے ہو○

(٥) اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ ھُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ ○

(الشوریٰ، ۴۲/۱۹)

اللہ اپنے بندوں پر بڑا لطف و کرم فرمانے والا ہے، جسے چاہتا ہے رِزق و عطا سے نوازتا ہے اور وہ بڑی قوت والا بڑی عزّت والا ہے○

(٦) اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡنُ ○ (الذاریات، ۵۱/۵۸)

بے شک اللہ ہی ہر ایک کا روزی رساں ہے، بڑی قوت والا ہے، زبردست مضبوط ہے۔ (اسے کسی کی مدد وتعاون کی حاجت نہیں)○

(٧) یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ○ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ ابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَ اذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ○ وَ اِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَھۡوَ ۨا انۡفَضُّوۡۤا اِلَیۡھَا وَ تَرَکُوۡکَ قَآئِمًا ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ مِّنَ اللَّھۡوِ وَ مِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَ اللّٰہُ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ○

(الجمعۃ، ۶۲/۹-۱۱)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ ونماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید وفروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو○ پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور (پھر) اللہ کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرنے لگو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ○ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو (اپنی حاجت مندی اور معاشی تنگی کے باعث) اس کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے اور آپ کو (خطبہ میں) کھڑے چھوڑ گئے، فرما دیجیے: جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے○

(٨) وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ. (الطلاق، ۶۵/۳)

بے شک اللہ ہی ہر ایک کا روزی رساں ہے۔

اَلْحَدِيْث

١/٧٤. عَنْ أَبِي مُوْسٰی ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ لَيْسَ شَيءٌ أَصْبَرَ عَلٰی أَذًی سَمِعَهُ مِنَ اللهِ، إِنَّهُمْ لَيَدْعُوْنَ لَهُ وَلَدًا، وَإِنَّهُ لَيُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں یا کوئی چیز ایسی نہیں کہ اذیت ناک بات سنے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کر سکے۔ (یہاں تک کہ) کچھ لوگ (اُس کی شان کے برعکس) اس کے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ اُن سے درگزر فرماتا ہے اور انہیں روزی دیتا رہتا ہے۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢/٧٥. عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، فَإِنَّ رَبَّهُمْ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ.

٧٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الصبر على الأذى وقول الله تعالى:﴿إنما يوفى الصابرون أجرهم بغير حساب﴾، ٥/٢٢٦٢، الرقم/٥٧٤٨، أيضًا في الأدب المفرد/١٤١، الرقم/٣٨٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/١٠٥، الرقم/٦٣٣٠۔

٧٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطب، باب ما جاء لا تكرهوا مرضاكم على الطعام والشراب، ٤/٣٨٤، الرقم/٢٠٤٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب لا تكرهوا المريض على الطعام، ٢/١١٤٠، الرقم/٣٤٤٤، والحاكم عن عقبة بن عامر ﷺ في المستدرك، ١/٥٠١، الرقم/١٢٩٦، والبزار في المسند، ٣/٢٢٣، الرقم/١٠١٠، وأبو يعلى في المسند، ٣/٢٨١، الرقم/١٧٤١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٩٣، الرقم/٨٠٧۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بیماروں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا کرو کیونکہ ان کا پروردگار اُنہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔

اِسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں، حاکم، بزار اور ابو یعلی نے بھی اِسے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے، اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٧٦- ٣/٨٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، اتَّقُوا اللهَ، وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، فَإِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا، فَاتَّقُوا اللهَ، وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، خُذُوْا مَا حَلَّ، وَدَعُوْا مَا حَرُمَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو، تلاشِ رزق میں جائز اور احسن ذرائع اختیار کرو کیونکہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرتا جب تک کہ اُس کا مقررہ رزق پورا نہیں ہو جاتا، اگرچہ اس (رزق کے پہنچنے) میں دیر لگے۔ لہٰذا خدا سے ڈرو، جائز اور عمدہ ذرائع سے روزی تلاش کرو، رزقِ حلال حاصل کرو اور رزقِ حرام کو چھوڑ دو۔

اِسے امام ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب التجارات، باب الاقتصاد في طلب المعيشة، ٢/٧٢٥، الرقم/٢١٤٤، وابن حبان في الصحيح، ٨/٣٣، الرقم/٣٢٤١، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٦١، الرقم/٧٩٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٦٤، الرقم/١٠١٨٤۔

(٧٧) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ ﷻ: إِنِّي وَالْجِنُّ وَالإِنْسُ فِي نَبَأٍ عَظِيْمٍ، أَخْلُقُ وَيَعْبُدُ غَيْرِي، وَأَرْزُقُ وَيَشْكُرُ غَيْرِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو الدرداء ﷺ بیان کرتے ہیں *کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا اور جن و انس کا معاملہ بھی بڑا عجیب ہے (اُن میں بہت سے ایسے ہیں کہ) انہیں پیدا میں کرتا ہوں جبکہ وہ عبادت غیروں کی کرتے ہیں۔ رزق میں دیتا ہوں جبکہ وہ شکر غیروں کا ادا کرتے ہیں۔*

اِسے امام طبرانی، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

(٧٨) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ فَرَّ أَحَدُكُمْ مِنْ رِزْقِهِ لَأَدْرَكَهُ كَمَا يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابوسعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں *کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے اگر کوئی اپنے رزق سے فرار اختیار کرے تو وہ اُسے ویسے ہی پا لیتا ہے جیسے موت اُسے پا لیتی ہے۔*

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧٧: أخرجه الطبراني في مسند الشامين، ٢/٩٣، الرقم/٩٧٤،٩٧٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/١٣٤، الرقم/٤٥٦٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٦٦، الرقم/٤٤٣٩۔

٧٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٦٣، الرقم/٤٤٤٤، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/٣٦٥، الرقم/٦١١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٧٢۔

(۷۹) وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ هَرَبَ مِنْ رِزْقِهٖ كَمَا يَهْرُبُ مِنَ الْمَوْتِ، لَأَدْرَكَهٗ رِزْقُهٗ كَمَا يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ.

ایک روایت میں حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم اگر اپنے رزق سے اس طرح بھاگے جیسے اپنی موت سے بھاگتا ہے تو پھر بھی اُس کا رزق (مقسوم) اُسے اُسی طرح پہنچ جاتا ہے جیسے اُسے موت آ پہنچتی ہے۔

اِسے امام ابونعیم اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔

(۸۰) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوْعِي: أَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللهَ، وَأَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ.

رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روح القدس (جبرائیل) ﷺ نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ ہر شخص اپنا رزق (مقسوم) مکمل حاصل کر کے ہی اِس جہانِ فانی سے کوچ کرتا ہے، لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور تلاشِ رزق میں عمدہ اور جائز طریقہ اختیار کرو۔

۷۹: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۷/۹۰، وأيضًا، ۸/۲٤٦، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/۱۳٤، الرقم/۳۹۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥/٤۳۔

۸۰: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ۲/۱۸٥، الرقم/۱۱٥۱۔

اِسے امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

٨١-٢/٨٢/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ آتَاهُ اللهُ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْأَلَهُ، فَلْيَقْبَلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللهُ ﷻ إِلَيْهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَابْنُ رَاهَوَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی کو اللہ تعالیٰ بغیر اُس کے طلب کیے مال عطا فرمائے تو اُسے چاہیے کہ وہ اُسے قبول کر لے کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُسے خود عطا کیا ہے۔

اِسے امام احمد، طیالسی اور ابن راہویہ نے روایت کیا ہے۔

(٨٢) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ، فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللهِ، أَوْشَكَ اللهُ لَهُ بِالْغِنٰى، إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنًى عَاجِلٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ

٨١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٩٢/٢، الرقم/٧٩٠٨، والطيالسي في المسند، ٣٢٥/١، الرقم/٢٤٧٨، وابن راهويه في المسند، ١٨٣/١، الرقم/١٣٢، وابن عبد البر في التمهيد، ٩١/٥۔

٨٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٧/١، الرقم/٣٨٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في الاستعفاف، ٦٢٢/٢، الرقم/١٦٤٥، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الهم في الدنيا وحبها، ٥٦٣/٤، الرقم/٢٣٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٣/١٠، الرقم/٩٧٨٥، وأبويعلى في المسند، ٢٧٥/٩، الرقم/٥٣٩٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٩٦/٤، الرقم/٧٦٥٨، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢٩/٢، الرقم/١٠٧٨۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص پر مفلسی آ گئی اور اس نے اپنی مفلسی کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اس کی مفلسی دور نہیں ہوگی۔ جس شخص نے اپنی مفلسی کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا تو اُسے جلد موت کے ذریعے مفلسی سے نجات مل جائے گی، یا کچھ مدت بعد اللہ تعالیٰ اُسے (اپنی حکمت کے مطابق) غنی کر دے گا۔

اِسے امام احمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥/٨٣. عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَرْسَلَ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه بِعَطَاءٍ، فَرَدَّهُ عُمَرُ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِمَ رَدَدْتَهُ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ خَيْرًا لِأَحَدِنَا أَنْ لَا يَأْخُذَ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا ذٰلِکَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ، فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ يَرْزُقُكَهُ اللهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنه: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا أَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا، وَلَا يَأْتِينِي شَيءٌ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ إِلَّا أَخَذْتُهُ.

رَوَاهُ مَالِکٌ وَابْنُ رَاشِدٍ.

حضرت عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف کچھ عطیہ بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ واپس کر دیا۔ بعد میں آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: تم نے وہ مال واپس کیوں کر دیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ ﷺ ہی نے ارشاد فرمایا تھا۔ بہترین شخص وہ ہے جو کسی سے کچھ نہ لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ تھا کہ مانگ کر کچھ نہ لے تاہم جو بن مانگے مل جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی عطاء ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! آج کے بعد میں کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا، البتہ جو چیز بن مانگے مل جائے گی اُسے لے

٨٣: أخرجه مالك في الموطأ، ٢/٩٩٨، الرقم/١٨١٤، ومعمر بن راشد في الجامع، ١١/١٠٣، الرقم/٢٠٠٤٤۔

لیا کروں گا۔

اسے امام مالک اور ابن راشد نے روایت کیا ہے۔

٦/٨٤. عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ وَإِلٰى مِصْرَ، فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ، فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﷝ فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ، فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ، فَقَالَتْ: لَا تَفْعَلْ، مَا لَكَ وَلِمَتْجَرِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا سَبَّبَ اللهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهٍ، فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهُ أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

حضرت نافع بیان کرتے ہیں: میں شام اور مصر، مال تجارت لے کر جایا کرتا تھا، ایک بار (شام و مصر کی بجائے) عراق جانے کا ارادہ کیا تو حضرت عائشہ صدیقہ ﷝ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ام المومنین! میں پہلے سامانِ تجارت ملک شام لے جایا کرتا تھا، اب عراق جانے کا ارادہ ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: ایسا نہ کرو، اپنی وہی تجارت کرو، کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ جب تم میں سے کسی کے لیے رزق کا کوئی سبب پیدا فرما دے تو وہ اس وقت تک اُسے نہ چھوڑے جب تک اس ذریعۂ رزق میں خود تغیر یا خرابی پیدا نہ ہو جائے۔

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٨٥-٧/٨٩. عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷜، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى

٨٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب التجارات، باب إذا قسم للرجل رزق من وجه فليلزمه، ٢/٧٢٦، الرقم/٢١٤٧، وذكره الخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/٨٤٨، الرقم/٢٧٨٥۔

٨٥: أخرجه البزار في المسند، ٥/٣٤٨، الرقم/١٩٧٨، والشاشي في المسند، ١/٣٩١، الرقم/٣٨٩، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٤٣٧، الرقم/٧٤٩، والهيثمي في مسند الحارث، ٢/٨٧٥، الرقم/٩٤١۔

بِلَالٍ وَعِنْدَهُ صَبْرٌ مِنْ تَمْرٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا بِلَالُ؟ قَالَ: أَعُدُّ ذٰلِکَ لِأَضْيَافِکَ، قَالَ: أَمَا تَخْشٰی أَنْ يَکُوْنَ لَهُ دُخَانٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، أَنْفِقْ يَا بِلَالُ، وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْـلَالًا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالشَّاشِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

حضرت مسروق، حضرت عبد اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ حضرت بلال ﷺ کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے پاس کھجور کا ایک ڈھیر تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! یہ کس لیے رکھا ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: میں نے اسے آپ کے مہمانوں کے لیے سنبھال رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اس ڈھیر کا کہیں جہنم کی آگ میں دھواں نہ بن جائے؟ اے بلال! تو (سنبھال رکھنے کی بجائے) خرچ کر، اور عرش والے (رب) کی طرف سے کمی کا ڈر نہ رکھ۔

اِسے امام بزار، شاشی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

(٨٦) وَفِي رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ﷺ أَنَّ الْأَشْعَرِيِّيْنَ أَبَا مُوْسٰی وَأَبَا مَالِکٍ وَأَبَا عَامِرٍ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنْهُمْ، لَمَّا هَاجَرُوْا قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي فُلْکٍ، وَقَدْ أَرْمَلُوْا مِنَ الزَّادِ، فَأَرْسَلُوْا رَجُـلًا مِنْهُمْ إِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَسْأَلُهُ، فَلَمَّا انْتَهٰی إِلٰی بَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سَمِعَهُ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللهِ رِزْقُهَا﴾ [هود، ١١/٦]. فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا الْأَشْعَرِيُّوْنَ بِأَهْوَنَ الدَّوَابِّ عَلَى اللهِ، فَرَجَعَ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَبْشِرُوْا أَتَاکُمُ الْغَوْثُ، وَلَا

٨٦: أخرجه الحکيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣/٣٥، وذکره القرطبي في الجامع لأحکام القرآن، ٩/٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٤٠١۔

يَظُنُّوْنَ إِلَّا أَنَّهٗ قَدْ كَلَّمَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَوَعَدَهٗ. فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ إِذْ أَتَاهُمْ رَجُلَانِ يَحْمِلَانِ قَصْعَةً بَيْنَهُمَا مَمْلُوْءًا خُبْزًا وَلَحْمًا، فَأَكَلُوْا مِنْهَا مَا شَاؤُوْا، ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَوْ أَنَّا رَدَدْنَا هٰذَا الطَّعَامَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِيَقْضِيَ بِهٖ حَاجَتَهٗ فَقَالُوْا لِلرَّجُلَيْنِ: اذْهَبَا بِهٰذَا الطَّعَامِ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَإِنَّا قَدْ قَضَيْنَا مِنْهُ حَاجَتَنَا، ثُمَّ إِنَّهُمْ أَتَوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمَا رَأَيْنَا طَعَامًا أَكْثَرَ وَلَا أَطْيَبَ مِنْ طَعَامٍ أَرْسَلْتَ بِهٖ، فَقَالَ: مَا أَرْسَلْتُ إِلَيْكُمْ شَيْئًا، فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ أَرْسَلُوْا صَاحِبَهُمْ، فَسَأَلَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهٗ مَا صَنَعَ وَمَا قَالَ لَهُمْ. فَقَالَ ﷺ: ذٰلِكَ شَيْءٌ رَزَقَكُمُوْهُ اللهُ سُبْحَانَهٗ.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

ایک روایت میں حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اشعریین یعنی حضرت ابو موسیٰ، حضرت ابو مالک اور حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہم نے جب ایک ساتھ ہجرت کی تو وہ ایک کشتی میں سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُن کے پاس خوراک کا سامان ختم ہوگیا تو انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا تا کہ وہ آپ ﷺ سے کچھ لے آئے۔ جب وہ ساتھی آپ ﷺ کے دروازے پر پہنچا تو اس نے آپ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا: ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللهِ رِزْقُهَا﴾ 'اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا نہیں ہے مگر (یہ کہ) اس کا رزق اللہ (کے ذمۂ کرم) پر ہے'۔ تو اس آدمی نے کہا: اشعری اللہ تعالیٰ کے نزدیک چوپاؤں سے تو حقیر نہیں ہیں چنانچہ وہ (کچھ مانگے بغیر) لوٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر نہ ہوا اور جا کر اپنے ساتھیوں سے کہا: تمہیں بشارت ہو تمہارے پاس

غوث (مددگار) آیا ہے۔ انہوں نے تو صرف یہی گمان کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس سے ہو کر آئے ہیں، لہٰذا آپ ﷺ نے اس کے ساتھ یہ وعدہ فرمایا ہوگا۔ ابھی وہ اس کیفیت میں ہی تھے کہ اچانک ان کے پاس دو آدمی آئے۔ وہ دونوں روٹی اور گوشت سے بھرے ہوئے پیالے اٹھائے ہوئے تھے۔ سو انہوں نے جو چاہا ان میں سے کھا لیا، پھر انہوں نے آپس میں کہا: ہم یہ کھانا رسول اللہ ﷺ کو واپس لوٹا دیں تاکہ وہ بھی اس کے ذریعے اپنی ضرورت پوری کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے ان آدمیوں کو کہا یہ کھانا رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لے جاؤ کیونکہ ہم تو اپنی حاجت پوری کر چکے ہیں۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانا لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! جو کھانا آپ نے ہمیں بھیجا ہے ہم نے اس سے زیادہ اور اس سے لذیذ تر کوئی کھانا نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے (حیرت سے) فرمایا: میں نے تو تمہاری طرف کوئی کھانا نہیں بھیجا۔ تب انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو آپ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے (سارا ماجرا) پوچھا تو جو ہوا تھا اس نے وہ سب کچھ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کر دیا اور جو اس نے اپنے ساتھیوں کو جا کر کہا تھا وہ بھی عرض کر دیا۔ وہ سب کچھ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارا رزق بنایا ہے۔

اِسے حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۸۷) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى دَخَلَ بَعْضُ حِيْطَانِ الْأَنْصَارِ، فَجَعَلَ يَلْتَقِطُ مِنَ التَّمْرِ

۸۷: أخرجه عبد بن حميد في المسند/۲۵۹، الرقم/۸۱٦، وأبو الشيخ الأصبهاني في أخلاق النبي ﷺ وآدابه، ٤/۲۳۳، الرقم/۸۷۹، وابن أبي حاتم في تفسير القرآن العظيم، ۹/۳۰۷۹، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/۹۲، الرقم/٤۹٤۳، والعسقلاني في المطالب العالية، ۱۳/۲٤۷، الرقم/۳۱۵۸۔

وَيَأْكُلُ. فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ عُمَرَ، مَا لَكَ لَا تَأْكُلُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا أَشْتَهِيْهِ قَالَ: لٰكِنِّي أَشْتَهِيْهِ، وَهٰذِهٖ صُبْحُ رَابِعَةٍ لَمْ أَذُقْ طَعَامًا، وَلَمْ أَجِدْهُ، وَلَوْ شِئْتُ لَدَعَوْتُ رَبِّي، فَأَعْطَانِي مِثْلَ مُلْكِ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ، فَكَيْفَ بِكَ يَا ابْنَ عُمَرَ، إِذَا بَقِيْتَ فِي قَوْمٍ يُخَبِّئُوْنَ رِزْقَ سَنَتِهِمْ، وَيَضْعَفُ الْيَقِيْنُ، فَوَاللهِ، مَا بَرِحْنَا وَلَا أَرَمْنَا حَتّٰى نَزَلَتْ: ﴿وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُo﴾ [العنكبوت، ٢٩/٦٠]. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ لَمْ يَأْمُرْنِي بِكَنْزِ الدُّنْيَا وَلَا اتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ، فَمَنْ كَنَزَ دُنْيَا يُرِيْدُ بِهَا حَيَاةً بَاقِيَةً، فَإِنَّ الْحَيَاةَ بِيَدِ اللهِ، أَلَا وَإِنِّي لَا أَكْنِزُ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا رِزْقًا لِغَدٍ.

رَوَاهُ ابْنُ حُمَيْدٍ وَالأَصْبَهَانِيُّ وَأَيَّدَهُ الْمُنْذِرِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلا پھر آپ ﷺ انصار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ وہاں سے کھجوریں چن چن کر کھانے لگے اور مجھے فرمایا: اے ابن عمر! تو کھجوریں کیوں نہیں کھا رہا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے طلب نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تو طلب ہے، اس لیے کہ یہ چوتھی صبح ہے، نہ میں نے کھانا چکھا اور نہ ہی مجھے ملا۔ اگر میں چاہتا تو اپنے رب سے دعا کرتا وہ مجھے ایسے خزانے عطا کرتا جیسے قیصر و کسریٰ کے پاس ہیں۔ اے ابن عمر! تیرا کیا خیال ہے جب تو ایسی قوم میں رہے گا جو اپنے سال بھر کا رزق ذخیرہ کریں گے اور ان کا یقین کمزور ہو جائے گا؟ انہوں نے بیان کیا: اللہ کی

قسم! ہم اپنی جگہ سے ہلے بھی نہ تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُo﴾ 'اور کتنے ہی جانور ہیں جو اپنی روزی (اپنے ساتھ) نہیں اٹھائے پھرتے اللہ انہیں بھی رزق عطا کرتا ہے اور تمہیں بھی، اور وہ خوب سننے والا جاننے والا ہےo'۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا کے خزانے جمع کرنے اور خواہشات کی پیروی کرنے کا حکم نہیں دیا۔ جس نے بھی دنیا کے خزانوں کو جمع کیا اور اس سے وہ دائمی زندگی کی تمنا کرتا ہے تو یاد رکھو! زندگی (کی بقاء) صرف اللہ رب العزت کے دست قدرت میں ہے۔ خبردار! میں دینار اور درہم کا خزانہ ذخیرہ نہیں کرتا اور نہ ہی کل کے لیے رزق جمع کرتا ہوں۔

اِسے امام عبد بن حمید اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور عسقلانی نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

(٨٨) وَفِي رِوَايَةِ الزُّبَيْرِ ﷺ قَالَ: جِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَخَذَ بِطَرَفِ عِمَامَتِي مِنْ وَرَائِي، ثُمَّ قَالَ: يَا زُبَيْرُ، إِنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْکَ خَاصَّةً وَإِلَی النَّاسِ عَامَّةً. أَتَدْرِي مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: قَالَ رَبُّكُمْ حِيْنَ اسْتَوٰى عَلٰى عَرْشِهٖ وَنَظَرَ إِلٰى خَلْقِهٖ: عِبَادِي، أَنْتُمْ خَلْقِي وَأَنَا رَبُّكُمْ، أَرْزَاقُكُمْ بِيَدِي، فَلَا تَتْعَبُوْا فِيْمَا تَكَفَّلْتُ لَكُمْ، وَاطْلُبُوْا مِنِّي أَرْزَاقَكُمْ، وَإِلَيَّ فَارْفَعُوْا حَوَائِجَكُمْ، انْصَبُوْا إِلَيَّ أَنْفُسَكُمْ أَصُبَّ عَلَيْكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، أَتَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: عَبْدِي، أَنْفِقْ، أُنْفِقْ

٨٨: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/٧٦-٧٧، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٦/٧٠٧-٧٠٨، والآلوسي في روح المعاني، ٢٢/١٥٠

عَلَيْكَ، وَأَوْسِعْ، أُوْسِعْ عَلَيْكَ، وَلَا تُضَيِّقْ، فَأُضَيِّقَ عَلَيْكَ، وَلَا تَضُرَّ، فَأَضُرَّ عَلَيْكَ، وَلَا تَحْزَنْ، فَأَحْزَنَ عَلَيْكَ، إِنَّ بَابَ الرِّزْقِ مَفْتُوْحٌ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ، مُتَوَاصِلٌ إِلَى الْعَرْشِ، لَا يُغْلَقُ لَيْلًا وَلَا نَهَارًا.

يُنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُ الرِّزْقَ عَلٰى كُلِّ امْرِىءٍ بِقَدْرِ نِيَّتِهٖ وَعَطِيَّتِهٖ وَصَدَقَتِهٖ وَنَفَقَتِهٖ. مَنْ أَكْثَرَ أُكْثِرَ لَهٗ، وَمَنْ أَقَلَّ أُقِلَّ لَهٗ، وَمَنْ أَمْسَكَ أُمْسِكَ عَلَيْهِ.

يَا زُبَيْرُ، فَكُلْ وَأَعْطِ، وَلَا تُوْكِ فَيُوْكٰى عَلَيْكَ، وَلَا تُحْصِي فَيُحْصٰى عَلَيْكَ، وَلَا تَقْتِرْ فَيُقَتَّرَ عَلَيْكَ، وَلَا تُعَسِّرْ فَيُعَسَّرَ عَلَيْكَ، يَا زُبَيْرُ، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ الْإِنْفَاقَ وَيُبْغِضُ الْإِقْتَارَ. وَإِنَّ السَّخَاءَ مِنَ الْيَقِيْنِ، وَالْبُخْلَ مِنَ الشَّكِّ. فَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ أَيْقَنَ. وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ شَكَّ.

يَا زُبَيْرُ، إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ السَّخَاءَ وَلَوْ بِفَلْقِ تَمْرَةٍ، وَالشَّجَاعَةَ وَلَوْ بِقَتْلِ عَقْرَبٍ أَوْ حَيَّةٍ، يَا زُبَيْرُ، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ الصَّبْرَ عِنْدَ زَلْزَلَةِ الزِّلْزَالِ، وَالْيَقِيْنَ النَّافِذَ عِنْدَ مَجِيءِ الشُّبُهَاتِ، وَالْعَقْلَ الْكَامِلَ عِنْدَ نُزُوْلِ الشَّهَوَاتِ، وَالْوَرَعَ الصَّادِقَ عِنْدَ الْحَرَامِ وَالْخَبِيْثَاتِ.

يَا زُبَيْرُ، عَظِّمِ الإِخْوَانَ، وَجَلِّلِ الْأَبْرَارَ، وَوَقِّرِ الْأَخْيَارَ،

وَصِلِ الْجَارَ، وَلَا تُمَاشِ الْفُجَّارَ. وَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ. هٰذِهٖ وَصِيَّةُ اللهِ إِلَيَّ، وَوَصِيَّتِي إِلَيْكَ يَا زُبَيْرُ.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَأَيَّدَهُ السُّيُوْطِيُّ.

ایک روایت میں حضرت زبیر (بن عوام) ﷛ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے پیچھے سے میرے عمامہ کی ایک جانب کو پکڑ لیا۔ پھر فرمایا: اے زبیر! میں تیری طرف خاص طور پر اور لوگوں کی طرف عام طور پر اللہ کا (ایک) پیغام لانے والا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تیرا رب اپنے عرش پر متمکن ہوا تو اس نے اپنی مخلوق کو دیکھا، فرمایا: میرے بندو! تم میری مخلوق ہو اور میں تمہارا رب ہوں، تمہارا رزق میرے ہاتھ میں ہے، میں نے تمہارے لیے جن چیزوں میں کفالت کا ذمہ لیا ہے (صرف) اس میں ہی نہ تھکتے رہنا۔ اپنا رزق مجھ سے طلب کرنا اور اپنی حاجات میرے حضور پیش کرتے رہنا، مزید میری بارگاہ میں قرب کے لیے خوب محنت کرنا، میں تمہارے رِزق کی تم پر فراوانی کر دوں گا۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا ارشاد فرماتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا، تم (لوگوں کے لیے) وسعت پیدا کرو، میں تم پر وسعت پیدا کروں گا، تم تنگی نہ دو، ورنہ میں تم پر تنگی کر دوں گا، تم نقصان نہ پہنچاؤ ورنہ میں تمہیں نقصان دوں گا، تم کسی کو غم نہ دو ورنہ میں تم پر غم لازم کر دوں گا، رزق کا دروازہ سات آسمانوں سے (اوپر کے مقام سے) کھلا ہوا ہے اور وہ عرش الٰہی کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ وہ نہ دن کو بند کیا جاتا ہے اور نہ رات کو۔

اللہ تعالیٰ اس دروازے سے ہر انسان پر اس کی نیت، اس کی طرف سے کیے جانے والے عطیات، صدقات و خیرات اور نفقات کے حساب سے رزق نازل فرماتا ہے۔ جو آدمی (حاجت مندوں پر اپنے عطیات، صدقات و خیرات

اور نفقات یعنی ضرورت مندوں پر سخاوت میں جس قدر) اضافہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں (اسی قدر) اضافہ فرما دیتا ہے۔ جو اس میں کمی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں کمی فرما دیتا ہے۔ جو رزق کو (دوسروں پر) روک دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رزق کو روک لیتا ہے۔

اے زبیر! خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو بھی کھلاؤ۔ مشکیزے کا منہ بند نہ کرو، ورنہ تجھ پر اس کا دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ تو (خلقِ خدا پر خرچ کو) شمار نہ کر ورنہ تجھ پر بھی گنتی کی جائے گی۔ بخل نہ کر ورنہ تجھ سے بھی عطا روک لی جائے گی۔ مقروض پر سختی نہ کر ورنہ تجھ پر سختی کی جائے گی۔ اے زبیر! اللہ تعالیٰ مال خرچ کرنے کو پسند کرتا ہے اور روک کر رکھنے کو بہت نا پسند کرتا ہے۔ بلاشبہ سخاوت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ پر پختہ یقین ہے۔ جبکہ بخل کا سبب شک ہے، جسے یقین کی دولت حاصل ہوتی ہے وہ دوزخ میں داخل نہیں کیا جاتا اور جو شک کرتا ہے وہ جنت میں داخل نہیں ہوتا۔

اے زبیر! اللہ تعالیٰ سخاوت کو پسند فرماتا ہے اگرچہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے کی ہو، شجاعت کو پسند فرماتا ہے اگرچہ اس کا اظہار بچھو یا سانپ کو مارنے کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو، اے زبیر! متزلزل کر دینے والے مصائب میں صبر کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور شبہات پیدا ہو جانے کی صورت میں کامل یقین اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ شہوات کے غلبے کے وقت مکمل عقلمندی سے کام لینا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ حرام اور خبیث چیزوں سے واسطہ پڑے تو اُس وقت اللہ تعالیٰ کو خالص تقویٰ پسند ہے۔

اے زبیر! بھائیوں کی تعظیم کرو، نیک لوگوں کی تکریم کرو، اہل خیر کی توقیر کرو۔ پڑوسیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ فسق و فجور والوں کے ساتھ نہ چلو پھرو۔ (اگر تم ایسا کردار اور رویہ اختیار کر لو) تو پھر حساب و کتاب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مجھے تاکیدی حکم تھا اور میں تجھے اس کی وصیت کرتا ہوں۔

اِسے امام حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام سیوطی نے ان کی تائید کی ہے۔

(٨٩) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ ﷻ يُنْزِلُ الرِّزْقَ عَلٰى قَدْرِ الْمُؤْنَةِ، وَيُنْزِلُ الصَّبْرَ عَلٰى قَدْرِ الْبَلَاءِ.

رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْهَيْثَمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ (اپنے بندے پر) ضرورت و کفالت کے مطابق رزق اُتارتا ہے اور آزمائش کے مطابق صبر نازل فرماتا ہے۔

اِسے امام قضاعی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے جب کہ ہیثمی نے مذکورہ الفاظ سے بیان کیا ہے۔

عَنْ أَبِي الْخَيْرِ الْبَصْرِيِّ ﷺ قَالَ: أَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى دَاوُدَ ﷺ: تَزْعُمُ أَنَّکَ تُحِبُّنِي وَتُسِيءُ بِي الظَّنَّ صَبَاحًا وَمَسَاءً. أَمَا كَانَتْ لَکَ عِبْرَةٌ إِنْ شَقَقْتُ سَبْعَ أَرْضِيْنَ، فَأَرَيْتُکَ ذَرَّةً فِي فِيْهَا بُرَّةٌ لَمْ أَنْسَهَا.(١)

ذَكَرَهُ السُّيُوطِيُّ فِي الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ.

ابو الخیر البصری بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داود ﷺ کی

٨٩: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ٢/١١، الرقم/٩٩٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٥/٤٠٠، والهيثمي في مسند الحارث، كتاب البيوع، باب نزول الرزق على قدر المؤنة، ٤٨٩/٤، الرقم/٤٢٣، والعسقلاني في المطالب العالية، ٥/٥٨٢۔

(١) السيوطي في الدر المنثور، ٤/٤٠١۔

طرف وحی فرمائی: (میرے بندوں کو بتا دے کہ اے میرے بندے!) تو یہ گمان کرتا ہے تجھے مجھ سے محبت ہے، حالانکہ تو صبح و شام میرے بارے میں بدگمانی بھی کرتا ہے؟ کیا تیری عبرت و نصیحت کے لیے یہ کافی نہیں کہ میں سات زمینیں پھاڑ کر بھی تجھے وہ چیونٹی دکھا دوں جس کے منہ میں رزق کا دانہ ہو (یعنی زمین کی اس قدر گہرائی میں بھی اسے رزق ملتا رہا ہے) اور میں اسے بھولا نہیں ہوں (تو تجھے کیسے بھلا دوں گا)۔

اِسے امام سیوطی نے 'الدر المنثور' میں بیان کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّهُ تَعَالٰى يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ

﴿اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے﴾

اَلْقُرْآن

(١) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ٥ (الفاتحة، ١/٥-٧)

ہمیں سیدھا راستہ دکھا٥ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اِنعام فرمایا٥ ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کا٥

(٢) لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَلٰكِنَّ اللهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ٥ (البقرة، ٢/٢٧٢)

ان کا ہدایت یافتہ ہو جانا آپ کے ذِمہ نہیں بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت سے نوازتا ہے، اورتم جو مال بھی خرچ کرو سو وہ تمہارے اپنے فائدے میں ہے اور اللہ کی رضاجوئی کے سوا تمہارا خرچ کرنا مناسب ہی نہیں ہے، اورتم جو مال بھی خرچ کرو گے (اس کا اجر) تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اورتم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا٥

(٣) مَنْ يَّشَاِ اللهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ٥
(الأنعام، ٦/٣٩)

اللہ جسے چاہتا ہے اسے (انکارِ حق اور ضد کے باعث) گمراہ کر دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے اسے (قبولِ حق کے باعث) سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے٥

(٤) ذٰلِکَ هُدَی اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا کَانُوْا يَعْمَلُوْنَo (الأنعام، ٦/٨٨)

یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کے ذریعے رہنمائی فرماتا ہے، اور اگر (بالفرض) یہ لوگ شرک کرتے تو ان سے وہ سارے اعمالِ (خیر) ضبط (یعنی نیست و نابود) ہوجاتے جو وہ انجام دیتے تھےo

(٥) وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِالسَّلٰمِ ط وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍo (یونس، ۱۰/۲۵)

اور اللہ سلامتی کے گھر (جنت) کی طرف بلاتا ہے، اور جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ہدایت فرماتا ہےo

(٦) وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰـکِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ط وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَo (النحل، ١٦/٩٣)

اور اگر اللہ چاہتا تو تم (سب) کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہرا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرما دیتا ہے، اور تم سے ان کاموں کی نسبت ضرور پوچھا جائے گا جو تم انجام دیا کرتے تھےo

(٧) قَالَ فَمَنْ رَّبُّکُمَا يٰـمُوْسٰیo قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَيْئٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰیo (طٰه، ٢٠/٤٩-٥٠)

(فرعون نے) کہا تو اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے؟o (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: ہمارا رب وہی ہے جس نے ہر چیز کو (اس کے لائق) وجود بخشا پھر (اس کے حسبِ حال) اس کی رہنمائی کیo

(٨) الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِo (الشعراء، ٢٦/٧٨)

وہ جس نے مجھے پیدا کیا سو وہی مجھے ہدایت فرماتا ہےo

(۹) اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِيۡنُ جُلُوۡدُهُمۡ وَقُلُوۡبُهُمۡ اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ○

(الزمر، ۳۹/۲۳)

اللہ ہی نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے، جو ایک کتاب ہے جس کی باتیں (نظم اور معانی میں) ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں (جس کی آیتیں) بار بار دہرائی گئی ہیں، جس سے اُن لوگوں کے جسموں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر اُن کی جلدیں اور دل نرم ہوجاتے ہیں (اور رِقّت کے ساتھ) اللہ کے ذکر کی طرف (محو ہو جاتے ہیں)۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کے ذریعے رہنمائی فرماتا ہے۔ اور اللہ جسے گمراہ کردیتا (یعنی گمراہ چھوڑ دیتا) ہے تو اُس کے لیے کوئی ھادی نہیں ہوتا○

(۱۰) وَالَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا زَادَهُمۡ هُدًى وَّاٰتٰـهُمۡ تَقۡوٰهُمۡ ○ (محمد، ۴۷/۱۷)

اور جن لوگوں نے ہدایت پا لی ہے، اللہ ان کی ہدایت کو اور زیادہ فرما دیتا ہے اور انہیں ان کے مقامِ تقویٰ سے سرفراز فرماتا ہے○

(۱۱) اِنَّا هَدَيۡنٰهُ السَّبِيۡلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوۡرًا ○ (الدھر، ۷۶/۳)

بے شک ہم نے اسے (حق و باطل میں تمیز کرنے کے لیے شعور و بصیرت کی) راہ بھی دکھا دی، (اب) خواہ وہ شکر گزار ہو جائے یا ناشکر گزار رہے○

(۱۲) اِنَّ عَلَيۡنَا لَلۡهُدٰى ○ (اللیل، ۹۲/۱۲)

بے شک راہِ (حق) دکھانا ہمارے ذمہ ہے○

اَلْحَدِيْث

۹۰-۱/۹۱. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوٰى عَنِ اللهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي، إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِي. كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُوْنِي أَهْدِكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

حضرت ابو ذر غفاری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ ﷻ سے روایت کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر حرام کر دیا ہے اس لیے میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کر دیا ہے، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔ اے میرے بندو! تم سب راہِ حق سے بے خبر تھے سوائے اس کے جسے میں نے ہدایت دی، سوتم مجھ ہی سے ہدایت طلب کرو، میں ہی تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔

اِسے امام مسلم، اَحمد، ابن حبان اور بخاری نے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے۔

(۹۱) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ

۹۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ۱۹۹٤/٤، الرقم/۲۵۷۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱٦۰/۵، الرقم/۲۱٤۵۸، وابن حبان في الصحيح، ۳۸۵/۲، الرقم/٦۱۹، والبخاري في الأدب المفرد/۱۷۲، الرقم/٤۹۰، والحاكم في المستدرك، ۲٦۹/٤، الرقم/۷٦۰٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹۳/٦، الرقم/۱۱۲۸۳۔

۹۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۵٤/۵، ۱۷۷، الرقم/۲۱٤۰۵، ۲۱۵۸۰، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ۱٤۲۲/۲، الرقم/٤۲۵۷۔

عَافَيْتُ، فَسَلُوْنِي الْمَغْفِرَةَ، فَأَغْفِرَ لَكُمْ. وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ، فَاسْتَغْفَرَنِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ. وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ، فَسَلُوْنِي الْهُدٰى أَهْدِكُمْ.

رواه أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ذر غفاری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ ﷻ سے روایت کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب کے سب گنہگار ہو لیکن جسے میں گناہ سے محفوظ رکھوں (تو وہ گناہ سے محفوظ رہ سکتا ہے)۔ لہٰذا تم مجھ ہی سے بخشش چاہو میں تمہیں بخش دوں گا۔ تم میں سے جو شخص میری شانِ قدرت پر یقین رکھتا ہے اور وہ میری شانِ قدرت کے وسیلے سے مغفرت کا طلب گار ہے تو میں اُسے بخش دوں گا۔ (اے میرے بندو!) تم سب راہِ حق سے بے خبر ہو سوائے اُس کے جسے میں ہدایت دوں۔ لہٰذا تم مجھ ہی سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔

اسے امام احمد اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

٢/٩٢. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُوْلُ: مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَـلَا مُضِلَّ لَهُ. وَمَنْ يُضْلِلْ فَـلَا هَادِيَ لَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

٩٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ٢/٥٩٣، الرقم/٨٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٧١، الرقم/ ١٥٠٢٦، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٥٥٠، الرقم/١٧٨٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٤٣، الرقم/١٧٨٥۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کرتے، پھر فرماتے: اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ ٹھہرائے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

اِسے امام مسلم، اَحمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الضَّحَّاکِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ ﴿اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ط فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ ۡ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُکَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ م بِمَا يَصْنَعُوْنَ○﴾ [فاطر، ۸/۳۵]، حَيْثُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ دِيْنَکَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَوْ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، فَهَدَى اللهُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَأَضَلَّ أَبَا جَهْلٍ، فَفِيْهِمَا أُنْزِلَتْ.(۱)

ذَکَرَهُ السُّيُوْطِيُّ فِي الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ.

حضرت ضحاک بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت - ﴿اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ط فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ ۡ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُکَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ م بِمَا يَصْنَعُوْنَ○﴾ ’بھلا جس شخص کے لیے اس کا برا عمل آراستہ کر دیا گیا ہو اور وہ اسے (حقیقتاً) اچھا سمجھنے لگے (کیا وہ مومنِ صالح جیسا ہوسکتا ہے)، سو بے شک اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہرا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے، سو (اے جانِ جہاں!) ان پر حسرت اور فرطِ غم میں آپ کی جان نہ جاتی رہے، بے شک وہ جو کچھ سرانجام دیتے ہیں اللہ اسے خوب جاننے والا ہے○‘ - اُس وقت نازل ہوئی جب حضور نبی اکرم ﷺ نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) یہ دعا کی: اے اللہ!

---

(۱) السيوطي في الدر المنثور، ۷/۷۔

اپنے دین کو عمر بن خطاب یا ابو جہل بن ہشام کے ذریعے عزت عطا فرما، اِس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہدایت عطا فرمائی اور ابو جہل کو جہالت (کے اندھیروں) میں رہنے دیا۔ اُن دونوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اسے امام سیوطی نے 'الدر المنثور' میں ذکر کیا ہے۔

اَلْمَصَادِرِ وَالْمَرَاجِع

١ ـ القرآن الحکیم۔

(۲) تفسیر القرآن

۲ ـ **آلوسی**، امام شہاب الدین سید محمودبن عبد اللہ حسینی آلوسی البغدادی ـ(۱۲۱۷ـ۱۲۷۰ھ/۱۸۰۲ـ۱۸۵۴ء)۔ **روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم** ملتان، پاکستان: مکتبہ امدادیہ۔

۳ ـ **ابن ابی حاتم**، عبد الرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابو محمد الرازی تمیمی (۲۴۰ـ۳۲۷ھ/۸۵۴ـ ۹۳۸ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء۔

٤ ـ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹ـ۹۱۱ھ/۱۴۴۵ـ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٥ ـ **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴ـ۳۸۰ھ/ ۸۹۷ـ۹۹۰ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٦ ـ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۱ھ۔

(۳) الحدیث

۷ ـ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۸۔ **ازدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان: دار الحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۹۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵٦ھ/۸۱۰- ۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۰۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵٦ھ/۸۱۰- ۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۱۱۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ/۸۳۰-۹۰۵ء)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۱۲۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴- ۱۰٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۳۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیھقی (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰٦٦ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱٤۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربي۔

۱۵۔ **تمام رازی**، أبو القاسم تمام بن محمد الرازی (۳۳۰-۴۱۴ھ)۔ **کتاب الفوائد**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۲ھ۔

۱٦۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۷۔ **حارث**، ابن ابی اسامہ (۱۸٦-۲۸۳ھ)۔ **مسند الحارث**۔ المدینہ المنورۃ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۸۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹٦۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۹۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالیۃ**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۷۸ء۔

۲۰۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**. بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۲۱۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۲۲۔ **حکیم ترمذی**، ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر(۱)۔ **نوادر الاصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

(۱) حکیم ترمذی ۳۱۸ھ/ ۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔

۲۳۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/ ۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۲٤۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری، (۲۲۳-۳۱۱ھ/ ۸۳۸-۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۲٥۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶٦ء۔

۲٦۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/ ۷۹۷-۸٦۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۲۷۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/ ۸۱۷-۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۲۸۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰٦ھ/ ۱۹۸٦ء۔

۲۹۔ **ابن راشد**، معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۳۰۔ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اِسحاق بن اِبراہیم بن مخلد بن اِبراہیم بن عبداللہ (۱٦۱۔ ۲۳۷ھ / ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۳۱۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۳۲۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۳۳۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۳۴۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۳۵۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۳۶۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۳۷۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/ ۷۵۱-۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۳۸۔ **ابن ابی عاصم**، ابو بکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۳۹۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۴۰۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۴۱۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۴۲۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م ۴۵۴ھ/۱۰۶۲ء)۔ **مسند الشہاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ،

۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸٦ء۔

٤٣۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٤٤۔ **مالک**، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳- ۱۷۹ھ/ ۷۱۲-۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰٦ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٤٥۔ **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰٦-۲٦۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٤٦۔ **مقدسی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (۵٦۹-٦۴۳ھ/ ۱۱۷۳- ۱۲۴۵ء)۔ الأحادیث المختارة۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبة النهضة الحدیثة، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٤٧۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-٦۵٦ھ/ ۱۱۸۵- ۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٤٨۔ **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱٦ھ/ ۱۹۹۵ء + حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰٦ھ/ ۱۹۸٦ء۔

٤٩۔ **نسائی**، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵- ۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٥٠۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵- ۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٥١۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

(٤) شروحات الحديث

٥٢۔ **ابن حجر عسقلانی،** ابو الفضل احمد بن علی بن حجر کنانی شافعی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۷۹ھ۔

٥٣۔ **ابن عبد البر،** ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر النمری، (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **التمهيد لما في الموطا من المعاني والأسانيد۔** مغرب (مراکش): وزارت عموم الأوقاف، ۱۳۸۷ھ۔

٥٤۔ **عینی،** بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/۱۳۶۱۔ ۱۴۵۱ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

(٥) أسماء الرجال

٥٥۔ **البانی،** محمد ناصر الدین (۱۳۳۳۔۱۴۲۰ھ/۱۹۱۴۔۱۹۹۹ء)۔ **سلسلة الاحاديث الصحيحه.** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٥٦۔ **بخاری،** ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **التاريخ الكبير.** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ ۔

٥٧۔ **سبکی،** تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام أنصاری (۶۸۳۔۷۵۶ھ/۱۲۸۴۔۱۳۵۵ء)۔ **طبقات الشافيعة الكبرىٰ۔** ھجر للطباعۃ والنشر التوزیع، ۱۴۱۳ھ۔

(٦) الفقه وأصول الفقه

٥٨۔ **ابن عبد البر،** ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الاستذكار۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء۔

٥٩۔ **مروزی،** محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **تعظيم قدر الصلاة۔** مدینہ

منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

(۷) العقائد

٦٠۔ **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

٦١۔ **ابن منده**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحیٰی (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الإيمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

(۸) التصوف

٦٢۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴- ۱۰۶۶ء)۔ **كتاب الزهد الكبير**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٦٣۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **فضائل الأوقات**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ المنارۃ، ۱۴۱۰ھ۔

٦٤۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفة الصفوة**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

٦٥۔ **ابن ابی الدنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن بن سفیان قیس قرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ **المرض والكفارات**۔ بمبئی، انڈیا: الدار السّلفیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٦٦۔ **الرفاعي**، أحمد بن على بن أحمد بن يحيى بن حازم بن على بن رفاعة (۵۷۸ھ)۔ **حالة أهل الحقيقة مع الله**۔ دمشق، شام: مکتبۃ العلم الحدیث، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء۔

٦٧۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **كتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

٦٨۔ **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر أیوب الزرعی (۶۹۱۔۷۵۱ھ)۔ **عدة الصابرين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۶۹۔ **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ/ ۷۳۶- ۷۹۸ء)۔ **كتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۷۰۔ **مقدسی**، ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی (۵۴۱۔۶۰۰ھ)۔ **الترغيب في الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۷۱۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

(۹) التاریخ

۷۲۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (۴۹۹-۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ مدينة دمشق المعروف بـ: تاریخ ابن عساکر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

۷۳۔ **فاکہی**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (۲۷۲ھ/ ۸۸۵ء)۔ **أخبار مكة في قديم الدهر وحديثة**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ۱۴۱۴ھ۔

الملاحظات

الملاحظات

الملاحظات

الملاحظات